سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۴/ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیحِ وقت مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی چار روپے للعہ

جلد ۱۰

مورخہ ۲۵ شوال ۱۳۲۹ھ علٰی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء مطابق ۳ کاتک سمت ۱۹۶۸

نمبر ۴۸ و ۴۹

بھائیو اگر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا۔ بد نظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے مُنہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک جگہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ بہ اقرار اطاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اُس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہرِ او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندو راست
معجزاتِ انبیاءِ سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
یک قدم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جا یے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہر چہ گفت آں مرسلِ رب العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزدِ ما کفر است و خسران تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ ۴/ مع ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں اُن کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان۔ ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے +

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت و سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ ۲ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اُسکے متعلقین کیلئے دُعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نورالدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے

(بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر۔ پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا)

سرخوش

(۱) نہ تڑپ خیالِ بُت میں تُو خدا کا یار ہوجا
ترا پیار ہو اسی سے اسی پر نثار ہوجا

(۲) نہ خزاں کی کچھ غمی ہو۔ نہ بہار کی خوشی ہو
کسی گُل کی یاد میں تو مری جان خار ہوجا

(۳) درِ یار تک رسائی۔ ابھی تک نہیں جو پائی
تو مٹا کے اپنی ہستی۔ ہمہ تن غبار ہوجا

(۴) وہ طریق میں بتاؤں کہ ہو دین کی اشاعت
تو نمونہ بنکے اچھا۔ ہمہ اشتہار ہوجا

(۵) جو کریگا تو تواضع تو عروج پا ہی لے گا
دل داغدار لے کر۔ مہِ نور بار ہو جا

(۶) کسی کام کی نہیں ہے تری ہوشیاری اکمل
کسی مصطبہ میں جاکر ابھی بادہ خوار ہو جا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بخیر و عافیت ہیں۔ مسجدِ اقصیٰ میں روزانہ درس قرآن شریف بعد نماز عصر ہوتا ہے + حضرت مسیح موعود کے اہل بیت بخیر و عافیت ہیں + حضرت میر ناصر نواب صاحب کے یہاں واپس پہنچنے کی خبر پچھلے اخبار میں لکھی گئی تھی۔ اور اب اس اخبار میں یہ خبر دیجاتی ہے کہ میر صاحب موصوف نے قادیان میں بیٹھنا اور آرام کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانا۔ اور دور الضعفا کے واسطے چندہ کرنے کے لئے پھر سفر پر چلے گئے ہیں۔ لائل پور۔ سرگودہ ملتان کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر جگہ انہیں کامیاب کرے اور خیریت کے ساتھ واپس لاوے۔ حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب کے مشکوئے معلیٰ میں اللہ تعالےٰ نے دختر نیک اختر عطاء کی ہے۔ خدا مبارک کرے صدر انجمن نے سنہ ۱۱-۱۹۱۲ء کا بجٹ پاس کر دیا ہے صوفی غلام محمد صاحب انجمن سے وظیفہ پاکر اپنی تعلیم میں ترقی کرنے کے واسطے تشریف لے گئے ہیں۔ قاضی ال محمد صاحب انجمن کیطرف سے سلسلہ واعظین میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کے مددگار مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحب آجکل اپنے وطن میں تشریف فرما ہیں۔ اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرہلی سے یہاں آگئے ہیں۔ اور اب یہیں قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں برکت دے اور ان کے نیک ارادوں میں انہیں استقلال دے۔ ہجرت کی شان شدید ہے۔ بعض اصحاب ہجرت کے ارادے پر آتے ہیں۔ مگر راہ کی مشکلات کی برداشت نہیں کر سکتے اور بھاگ جاتے ہیں۔ مثل مشہور ہے۔ ہر جا کہ گل است خار است۔ گو ممکن ہے کہ وہ بھی کسی گل کی ہی یاد میں خار بنا ہو۔ جیسا کہ حضرت اکمل مندرجہ بالا اشعار میں فرماتے ہیں۔ کاشکہ ہم کو اللہ تعالےٰ اس طریق پر عمل کی توفیق دے جو اکمل صاحب نے اپنے چوتھے شعر میں بیان فرمایا ہے اس کی طرف حضرت صاحبزادہ صاحب نے انصار اللہ کو توجہ دلائی ہے جس کی رپورٹ انشاء اللہ کسی اگلے پرچہ میں درج ہوگی۔ جناب خواجہ صاحب نے اپنے ہمشیرہ زادہ کی **شادی** کی تقریب پر یہاں سے صاحبزادہ صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ مولوی صدر الدین صاحب اور اس عاجز کو لاہور بُلایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دی ہے۔ ۲۰۔ اکتوبر کو انشاء اللہ نکاح خوانی ہوگی۔ اٹاوہ کی انجمن ہدایت الاسلام کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دی ہے کہ لاہور سے خواجہ صاحب ان کے جلسہ میں تشریف لے جاویں۔ اور یہاں سے شیخ تیمور صاحب۔ لاہور سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور علیگڈھ سے چوہدری فتح محمد صاحب کو وہاں لیکچر دینے کے واسطے تجویز فرمایا ہے۔ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰-۳۱۔ اکتوبر کو ہوگا۔ **جھانسی** کے احباب کی درخواست پر حضور نے فرمایا ہے کہ انہیں دوستوں میں سے جو اٹاوہ جاتے ہیں دو صاحب وہاں بھی چلے جائیں اور وعظ کریں +

اختلاف سے بچنے کی ایک راہ

گزشتہ جمعہ کے دن

حضرت صاحبزادہ **بشیر الدین** محمود احمد صاحب نے خطبۂ جمعہ میں مُسلمانوں کو آپس کے اختلافات سے بچنے کی یہہ راہ بتلائی کہ تم اپنے اصلی کام اشاعت دین اور تبلیغ اسلام میں مصروف رہو۔ تو تمہیں باہمی جھگڑوں کے واسطے فرصت ہی کہاں ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ جب تمہاری ترقی ہوگی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوجاینگے۔ تو فساد بھی بڑھیں گے اور بیرونی دشمنوں کو قابو کرنے سے رُک کر جب تمہارے جری اور جوشیلے لوگ گھر میں بیٹھ رہیں گے تو اُن کے جوش پھر اپنوں پر ہی اُترنے لگیں گے اور خانہ جنگی شروع ہوجائے گی۔ اس مرض سے بچنے کا علاج اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر۔ تم میں ایک گروہ کو چاہیئے جو مخلوق کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف رہے۔ خیر سے مُراد اسلام ہے۔ وہ لوگ تبلیغ کے کام میں لگے رہیں۔ قومی ترقی کے وقت اللہ تعالےٰ نے تقویٰ کیطرف زیادہ توجہ دلائی ہے۔ خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی ترقی ہوتی ہے۔ ورنہ گرتے دیر نہیں لگتی۔ مکان بنانے کے واسطے تو انجینیر۔ نقشہ نویس۔ مستری۔ اور لائق معماروں کی ضرورت ہے۔ پر گرانے کے واسطے کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ ایک معمولی مزدور گرا دے گا۔ قویٰ کو نیکی کی راہ پر لگایا جائے۔ تو انسان آپس کے جھگڑوں سے بچ جاتا ہے جن دِنوں حضرت علی اور معاویہ کے درمیان جنگ تھی ساٹھ اصحاب آپس میں مشورہ کرکے نکل آئے۔ کہ چلو کہیں اسلام کی تبلیغ کریں۔ اس جھگڑے سے ہم نے کیا لینا ہے خدا تعالےٰ نے انہیں توفیق دی اور اس قلیل جماعت نے ملکِ افغانستان کو فتح کیا اور ان کو مُسلمان بنایا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کو ایک شیرازے میں باندھ دیا ہے اور اس وقت وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی پاک صحبتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اگر ان لوگوں کے نور سے کوئی شخص اپنا چراغ نہیں جلاتا تو وہ بہت بد قسمت ہے۔ بڑے بڑے لوگ جماعت میں پیدا ہونگے۔ مگر ایسے پاک لوگ پھر کہاں ملینگے۔ اسوقت کو غنیمت جانو۔ اس نصیحت کی قدر کرو۔ اور اپنی ذمہ واری کو پہچانو۔ کہتے ہیں شبلی بادشاہ کے دربار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بادشاہ نے ایک شخص پر خوش ہو کر اُسے خلعت فاخرہ پہنائی۔ اس شخص کو عین دربار میں ناک صاف کرنے کی ضرورت ہوئی۔ مگر اُسکے پاس اور کپڑا نہ تھا۔ اُس نے اپنی طرف سے بادشاہ کی نظر بچاکر اُسی خلعت کے دامن سے ناک کو صاف کیا۔ مگر بادشاہ نے دیکھ لیا۔ اور سخت ناراض ہو کر فوراً خارج کر دیا۔ شبلی کی چیخ نکل گئی اور ان پر وجد طاری ہوا کہ مجھے بھی شاہِ حقیقی نے ایک خلعت عطاء کی تھی مگر مَیں نے اُسکی قدر نہ کی۔ فوراً وہاں سے اُٹھ کر حضرت جنید بغدادی کے پاس گئے۔ اور بیعت کر کے صفائی قلب میں مشغول ہوئے +

تمہارے واسطے اللہ تعالےٰ نے بہت نیک سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ کیسا بد قسمت ہے وہ جسکے سامنے کھانا چُنا گیا۔ مگر وہ نہیں کھاتا۔ حالانکہ وہ اس کا سخت محتاج ہے۔ اسوقت

کلام مسیح موعودؑ

مخدومنا حضرت مفتی صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ خط آپ کا پہونچا ۔ یاد آوری کا مشکور ہون ۔ حضرت اقدس مرحوم کے دسمبر ۱۹۰۵ء کے اخیری ہفتہ میں جب کہ میں ہی موجود تھا ۔ سیر مین صبح کے وقت واپسی فرمایا ۔ کہ رات مجھ کو الہام ہوا ہے ۔ وحرام علیٰ قریۃ اہلکنٰھا انّھم لا یرجعون ۔ فرمایا ایک تو اس کے یہ معنے ہین کہ جو لوگ فوت ہو گئے ہین ان کا دوبارہ دنیا مین واپس آنا حرام کر دیا ہے اور مجھ کو اس آیت کے متعلق یہ تفہیم ہوئی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہین کہ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ہم آیندہ لیکھرام وغیرہ جیسے شخص پیدا ہی نہ کرینگے ۔ پھر فرمایا ایک ماشہ ہڑتال ورقی اور ایک چھٹانک تیل چنبیلی لے کر ہڑتال کو خوب پیس کر تیل میں ملائی جاوے اور ایک دو روز دھوپ مین رکھا جاوے ۔ پھر جب ہڑتال نیچے بیٹھ جاوے تو تیل کو اوپر سے نتار کر کسی الگ شیشی مین ڈال لیا جاوے ۔ پھر اسکو لگا یا جاوے انشاء اللہ تعالےٰ بال پیدا ہو جاتے ہین ۔ فقط ۔

مینے اس نسخہ کو استعمال کیا ہے بہت مجرّب ہے ۔

نیازمند ۔ قاضی حبیب اللہ ۔ بیڈن روڈ ۔ لاہور

ایسی ہی کچھ باتین دیگر احباب کو یاد ہون تو وہ بھی لکھ بھیجین ۔ (ایڈیٹر)

کلامِ امیرؓ

نامون سے تعبیر فرمایا ۔ نامون سے بھی تعبیر ہوتی ہے جبکہ بوئر اور انگریزون کی لڑائی ہوا کرتی تھی تو مجھے بوئر کے لفظ سے خیال آتا تھا کہ یہ شکست کھائین گے

خدا ہی رازق ہے فرمایا کہ میرا خدا ہمیشہ میرا خزانچی رہا ہے مجھے کبھی تکلیف نہین ہوئی چونکہ میرا توکل ہمیشہ خدا پر رہا اور وہی قادر ہر وقت میری مدد کرتا رہا ہے چنانچہ ایک وقت مدینہ مین میرے پاس کچھ نہ تھا حتی کہ رات کے کھانے کے لئے بھی کچھ نہ تھا ۔ جب نماز عشاء کے لئے وضو کر کے مسجد کو چلا تو راستہ مین ایک سپاہی نے مجھ سے کہا کہ ہمارا افسر آپکو بلاتا ہے مین نے نماز کا عذر کیا ۔ پر اُس نے کہا مین نہین جانتا مین تو سپاہی ہون حکم پر کام کرتا ہون آپ چلیں ورنہ مجھے مجبوراً لے جانا ہوگا ۔ ناچار مین ہمراہ ہو گیا ۔ وہ ایک مکان پر مجھے لے گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک امیر افسر سامنے جلیبیون کی بھری ہوئی رکاب رکھا ہوا بیٹھا ہے اُس نے مجھ سے پوچھا کہ اسے کیا کہتے ہین مین نے کہا ہمارے ملک مین اسے جلیبی کہتے ہین کہا کہ ایک ہندوستانی سے سنکر مین نے بنوائی ہین خیال کیا کہ اسکو پہلے کسی ہندوستانی کو ہی کھلاؤن چنانچہ مجھے آپکا خیال آگیا اس لئے مین نے آپکو بلوایا ۔ اب آپ آگے بڑہین اور کہائین مینے کہا ۔ نماز کے لئے اذان ہو گئی ہے ۔ فرصت سے نماز کے بعد کہا لونگا ۔ کہا مضائقہ نہین ۔ ہم ایک آدمی مسجد کو بھیجدین گے کہ تکبیر ہوتے ہی آکر کہدے خیر مین کہا کر جب شکم سیر ہو گیا تو ملازم نے اطلاع دی کہ نماز طیار ہے تکبیر ہو چکی ہے ۔ پھر دوسری صبح مین جب کہ اپنا بستر اصاف کر رہا تھا اور اپنی کتابین الٹ پلٹ کر رہا تھا تو ناگہان ایک پونڈ مل گیا ۔ چونکہ مین نے کبھی کسی کا کوئی مال نہین اٹھایا اور نہ کبھی مجھے کسی کا روپیہ ہی دکھلائی دیا اور مین یہ خوب جانتا تھا کہ اس مقام پر مدت سے میرے سوائے کوئی آدمی نہین رہا اور نہ کوئی آیا ۔ لہذا مین نے اسے خدائی عطیہ سمجھ کر لے لیا اور شکر کیا کہ بہت دنون کیلئے یہ کام دیگا ۔

محبّت قرآن فرمایا ۔ قرآن شریف کے ساتھ مجھ کو اس قدر محبّت ہے کہ بعض وقت تو حروف کے گول گول دوائر مجھے الف محبوب نظر آتے ہین ۔ اور میرے موکھ سے قرآن کا ایک دریا رواں ہوتا ہے اور میرے سینہ مین قرآن کا ایک باغ لگا ہوا ہے بعض وقت تو مین حیران ہو جاتا ہون ۔ کہ کس طرح اس کے معارف بیان کرون ۔

مطالعہ قدرت فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی قدرتون کے مطالعہ سے ایمان مین ترقی ہوتی ہے ۔ اور انعامات آلہی کے مطالعہ سے محبت مین ترقی ہوتی ہے ۔

یقین کی علامت فرمایا ۔ کوئی عقلمند جان بوجھ کر اپنے آپکو کنوئین مین نہین گراتا ۔ آگ مین نہین پھینکتا ۔ انسان کیا بلکہ حیوان بھی اپنے آپکو کسی گڑھے مین نہین گراتا ۔ اس کا کیا سبب ہے ، سبب یہی ہے کہ اسے یقین ہے کہ مین اگر اس مین پڑونگا تو ہلاک ہو جاؤن گا ۔ تباہ ہو جاؤنگا یقین ہی ہے جو انسان کو اس مقام مین پڑنے سے بچاتا ہے

قبض روح فرمایا ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اللہ یتوفی الانفس ۔ رُوح کلام آلہی کو کہتے ہین مگر لوگوں نے غلطی سے نفس کا نام رُوح رکھ لیا ہے ۔ اللہ تعالےٰ جانون کو قبض کرتا ہے ۔ کب جب کہ مرجاتی ہین اور جب سو جاتی ہیں اس طرح تمہاری جانین قبضۂ قدرت الٰہیہ مین ہین ۔

بیعت ظاہری کا فائدہ ذکر ہوا کہ ایک شخص آپکو مانتا ہے ۔ مگر بیعت نہین کرتا ۔

فرمایا ۔ بیعت کا فائدہ ایسا ہے جیسے کسی درخت مین شاخ لگا دی جو فصل اس درخت پر ہوتے ہین اس سے پھر شاخ بھی حصہ لیتی ہے ۔

جب خدا کسی کو مامور کرتا ہے تو اس کی اطاعت اور بیعت نہ کرنیوالا خدا سے بغاوت کرنے والا ٹھہرتا ہے ۔

جب تک تعلّق نہ ہو دُعا نہین نکلتی ۔ اضطراری دُعا نہین نکلتی خط سے بھی تعلق پیدا ہوتا ہے تعلّق کے سوا اضطراب نہین پیدا ہوتا ۔

کتابون کی شرحین فرمایا ۔ مین بہت غور سے اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ شرحین بہت شرحین نہین پڑھنی چاہئیین ۔ کیونکہ شارح اپنا خیال ہی ظاہر کرتا ہے ۔ ایک شخص نے گلستان کی شرح مین وحدت وجود بھر دی حالاں کہ سعدی کا گمان بھی کبھی وحدت وجود کی طرف نہین گیا ہوگا ۔ کسی کتاب کے سمجھنے کے لئے چار چیزون کی ضرورت ہوتی ہے ۔

(۱) لغت ۔ اس مین عام بات ہوتی ہے کوئی خاص خیال نہین ہوتا ۔

(۲) مصنف کبھی ایک جگہ پوری بات نہین کرتا تو دوسری جگہ پوری کر دیتا ہے ۔ خود اس مصنف کی تصنیف پر غور کرنا چاہیئے ۔ کہ مصنف کا منشا کیا ہے ۔

(۳) وہ اصُول جن پر وہ کتاب لکھی گئی ہے وہ کیا کہتے ہین ۔ کیونکہ اصُول کے خلاف کتاب نہین ہوسکتی ۔

---

(۴) جس مذہب کی کتاب ہے۔ اسکی جڑ تو نہین کاٹنے لگی جب وہ اس مذہب کو ثابت کرنے کے لئے کتاب بنی ہے۔ تو اسکو کاٹ تو نہین سکتی۔

کہانیون کی ضرورت نہیں

فرمایا۔ قرآن شریف سمجھنے کے لئے کہانیون کی ضرورت نہیں۔ تفسیر والون نے کہانیان بھر دی ہین اساطیر الاولین تو کافر کہا کرتے تھے۔ مومنون کو اس سے کیا واسطہ۔ قرآن مجید مین ایمان اخلاق۔ صفات الہیہ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیان حالات اور فقہ کے مسائل ہین۔

تکبر نہ کرو

فرمایا۔ تکبر خداوند تعالے کو بہت ناپسند ہے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ ان فرعون علا فی الارض۔ فرعون نے علو کیا تکبر کیا۔ بنی اسرائیل کو ذلیل سمجھا مسلمانون مین بھی جب سلطنت آئی تو ان مین علو پیدا ہو گیا اور یہی موجب ان کے زوال کا ہوا۔ دیکھو مسلمانون کے سب گھرون مین چوہڑون کی آمد و رفت ہے وہ انکے گھر کی صفائی کرتے ہین مگر ان کو کبھی ان پر رحم نہین آتا۔ انکی اصلاح کا کوئی خیال ان کے دلون مین نہین آتا۔ انکو حقیر جانتے ہین اور اسی حالت مین انکو چھوڑ رکھا ہے مین دیکھتا ہون۔ کہ ملک کے بعض حصّون مین یہ قوم اب ترقی کر رہی ہے بعض ان مین سے بڑے بڑے عہدون پر پہونچ چکے ہین کسی کی حقارت نہین کرنی چاہیئے۔ مجھے ایک سیّد صاحب کا حال معلوم ہے کہ وہ اپنی ذات کو اتنا بڑا جانتے تھے۔ کہ اپنے شہر کے کسی سیّد کو اپنی لڑکی دینا پسند نہ کرتے تھے اور چونکہ وہ کسی کو لڑکی نہ دیتے تھے۔ اُنکے لڑکے کو بھی کوئی لڑکی دینا پسند نہ کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا بیٹا اور بیٹی ہر دو عیسائی ہو گئے اور انکی لڑکی نے ایک چمار نو عیسائی کے ساتھ شادی کر لی۔ یہ بیان عبرت کے لئے ہے۔ غرض اور کی حقارت کرنا بہت بُری بات ہے۔

سیالکوٹ کے لیکچر

سیالکوٹ کے جلسہ احمدیہ مین جو لیکچر ہوئے انکے متعلّق میان نبی بخش صاحب سیالکوٹی نے حضرت صاحب کو لکھا کہ مجھے الہام ہوئے ہین۔ "نزول رحمت"۔ "کمالات کا نشان"۔ "سیف آسمانی"۔ "اِن کا کمالات"۔

اپنی بات

ایک صاحب کا عریضہ پیش ہوا جنھون نے حضرت صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر لکھا تھا۔

جلا دے اپنے مُردے کو بتا دے کوئی بات اپنی
دکھا دے روئے تاباں مین بھی ہون تیرے مریدون مین

فرمایا۔ لا الہ الا اللہ بہت پڑھا کرین اور نماز کو سنوار کر پڑھا کرین۔

حالت زمانہ

فرمایا۔ قرآن شریف مین تو آیا ہے۔ کہ الرجال قوامون علی النساء۔ مگر آجکل تو یہ حال کہ النساء قوامات علے الرجال۔

ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کہین تمہاری بیوی بھی تم پر غالب آ کر تمہاری ہجرت کو واپس نہ لوٹا دیوے

زیدی مذہب کی کتب

زیدی مذہب مین صدہا کتابین متون اور شروح فقہ و کلام مین ہین۔ مگر (۱) غایات الانظار ونہایات الافکار امام یحیٰے زیدی کی علم کلام مین (۲) اذھار اور مختصر الاذھار۔ (۳) حدائق الاذھار علم فقہ مین مشہور اور معتبر ہین۔ یہان تک میری تحقیق ہے۔

اذھار۔ حدائق الاذھار اور اس کی بے نظیر شرح میرے پاس بحمد اللہ موجود ہے وسیع معلومات کے لئے ایک شخص کو منتخب کیا تھا کہ ذخیرہ بنے مگر وہ ہاتھ سے نکل گیا۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

خوشاب مین احمدیت

غرض رکھتے نہین خدا کے کام بندون سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

باوجودیکہ مغضوب حق کے دشمن خدا کے پاک سلسلے کے مٹانے مین سر توڑ کوشش کرتے ہین اور ہر دم ہر آن اپنے اوہام باطلہ مین غلطان وپیچان سرگردان رہتے ہین۔ کما یتخبطہ الشیطن من المس۔ لاکن قادر توانا خدائے قدوس ہمیشہ اپنے وعدہ کے مطابق اپنے پاک سلسلہ کی اپنے غیبی ہاتھ سے اعانت فرماتا ہے۔ ذیل مین چند سطور بطور تحدیث بالنعمت کے ارسال ہین۔

قبلہ ام مولوی محمد علی صاحب بدوملوی ضلع سیالکوٹ جو کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جماعت انصار مین سے ہین ماہ جون مین آٹھ دن کے عرصہ مین ایک بھائی کو خدا کے فضل سے اس پاک سلسلہ مین شامل کر گئے تھے اور پھر ماہ ستمبر مین پانچ چھ دن مین ایک اور بھائی کی خدا تعالیٰ ایزادی فرمائی ہے چونکہ بندگان جماعت احمدیہ خوشاب تعداد مین تھوڑے اور پھر غریب ہین لہٰذا ناظرین دُعا فرماوین کہ اللہ تعالے ہمارا حافظ و ناصر ہو اور مزید ترقی ہو۔ آمین

الراقم۔ خاکسار ایوب احمد۔ سگنیلر خوشاب۔

المفتی

۲۳۱ ہندون کے ہاتھ سے کھانا

ایک شخص نے مفصلہ ذیل چار سوال کئے۔

(۱) یہ کہ مشرک کی کیا تعریف ہے۔ (۲) یہ کہ اس مشرکانہ تعریف مین ہندو شامل ہین یا نہین۔ (۳) یہ کہ ہندو کے ہاتھ کا کھانا جائز ہے یا نہین۔ (۴) یہ کہ اگر جائز ہے تو پھر اس آیۃ کی جو ذیل مین درج ہے کیا تفسیر ہے۔ انما المشرکون نجس۔

اِن سوالات کے جواب حضرت امیر المؤمنین نے یہ لکھوائے

۱۔ کوئی شخص جب اللہ کی ذات۔ اسماء۔ افعال۔ عبادات مین کسی مخلوق کو ساجھی بنائے اور بلا اجازت حضرت حق سبحانہٗ اس قسم کی تعظیم کرے جو معبود حقیقی کے سزاوار ہے۔ تو وہ شخص مشرک ہے چاہے مسلمانی کا دعوے کرے۔ وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔

۲۔ آریہ مشرک ہین کیونکہ وہ اللہ کی ذات کے ساتھ روح۔ مادہ فضاء۔ زمانہ کو بھی ازلی و ابدی سمجھتے ہین۔ سناتنی ہندو بھی مشرک ہین وہ بتون کی پرستش کرتے ہین۔

۳۔ ہندو کے ہاتھ کا (حلال) کھانا جائز ہے۔ انما المشرکون نجس۔ نجس اعتقادی مراد ہے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان۔ یعنے تمام بُت پلید ہین ان سے بچو۔ اب پرستش تو سورج چاند کی بھی ہوتی ہے تو کیا وہ ناپاک ہین ایسا ہی۔ بُت۔ پتھر۔ لکڑی کے ہوتے ہین۔ پھر مشرکون کو جو نجس فرمایا۔ تو یہ رُوحانی پلیدی مراد ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ مین جب کہ آپکی اپنی حکومت تھی ایک مشرک کے مشکیزہ سے پانی پیا۔ صحابہ کو پلایا پس جس چیز کو اللہ اور اسکے رسول نے حلال کیا اپنے پر حرام نہین کرنا چاہیئے۔

۲۳۲ مریض کا روزہ

مریض کو یا جس کو روزہ رکھنے سے کوئی مرض ہو جاتا ہے روزہ نہ رکھے وہ شخص روزہ کے بدلہ ایک مسکین کو کھانا کھلاوے یہ حکم اسلام کا ہے۔ نور الدین۔ ۱۰۔ اکتوبر ۱۱ء

۲۳۳ روزے مین تھوک

سوال۔ جب کبھی مین روزہ رکھتا ہون تب مجھے بہت تھوک آتی ہے اور بعض دفعہ تو نماز پڑھتے ہوئے منہ مین تھوک جمع ہو جاتی ہے اور کسی وقت نگلی جاتی ہے۔ تو کیا تھوک نگلنے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہین۔

فرمایا۔ تھوک نگلا جاوے تو اِس سے روزہ نہین ٹوٹتا۔

ایڈیٹوریل

مشنری تہذیب کا نمونہ

دیکھو خداوند کا لیلا کیا فرماتا ہے

آجکل ہمارے اسلامی اخبار تو آرین تہذیب کا نمونہ اپنے اخباروں میں بڑے زور شور سے دکھلا رہے ہیں۔ مگر ہم اِس وقت اُس قوم کی تہذیب کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جنکو معقول تنخواہیں دیکر یورپ امریکہ سے صرف اِس غرض کیواسطے ہندوستان بھیجا جاتا ہے کہ وہ یہاں آکر یسوع مصلوب (بلکہ مقتول برصلیب) کے حلم اور فروتنی کا نمونہ لوگونکو دکھائیں۔ اور حلیم برے کے مسکین لیلوں کی ایک جماعت ہندوستان میں پیدا کردیں۔ اور ہم خوش ہیں کہ یہ گورے اُستاد اور اُن کے کالے شاگرد اہلِ ہند کے ساتھ خلق سے پیش آتے ہیں۔ اور بہت نرمی دکھاتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ جب کبھی کسی **احمدی** کے ساتھ اُن کی گفتگو ہوتی ہے تو پھر اُن کو ساری حلیمی۔ نرمی۔ اور بشارت کی منادیاں بھول جاتی ہیں۔ اور بھیڑ کی کھال کو یکبارگی اُتار کر نیچے سے بھیڑیئے اور خونناک حملہ ور نکل آتے ہیں۔ اِس کا کیا سبب ہے۔ یہی ہے کہ احمدیوں نے اُن کو اُنکی اصلی ہیئت میں شناخت کرلیا ہے۔ اور وہ سوچتے ہیں کہ یہ لوگ تو ہمارے راز سے آگاہ ہوگئے ہیں اور ہماری اصلیت سے واقف ہیں۔ انکے سامنے بھیس بدلنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارے ناظرین۔ کتاب **انجیل فتح برصلیب** سے آگاہ ہیں۔ ہمارے خشاب کے احباب نے وہ کتاب وہاں کے منادِ غالبًا بنام **نتھو مل** کو کہیں دکھائی ہے جسے دیکھ کر مسٹر مل آپے سے باہر ہوگئے ہیں۔ اور اپنی کارگذاری جتلانے کے لئے نور افشاں کو ایک مضمون لکھ بھیجا ہے جسے ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے بڑی خوشی سے درج اخبار کیا ہے۔ اب آپ سُنئے۔ یہ یسوع کے ننے مُلیلے کیا ممیاتے ہیں۔ چند فقرے بطور نمونہ درج ہیں:-

”قادیانی کرتوت .... قادیانی پیر کے اسیر بلا زنجیر مسمی محمد صادق کا ایک کاغذ .. نظر سے گزرا .... واہی تباہی باتیں ... سفید جھوٹ ... اس جعل اور فریب میں نہ پھنس جانا ... یہ سب لومڑی چالیں روٹی کھانے کے بہانے ہیں ... جعلسازیوں سے کھانے کی جوڑ توڑ میں رہتے ہیں .... اس کتاب کے نام کے ساتھ ذرا بھی انجیل کا لفظ نہیں ... نہ حواریوں کے ہاتھ سے جو ملہم شخص تھے لکھی ہوئی ہے .... لوگوں کو گمراہ کرنیکے لیئے انجیل نام سے مشہور کرنا چالاکیاں ہیں .... گورو جنہاندے ٹٹپتے چیلے جاہن شڑپ .... ہلاک در ہلاک ہوجاؤگے .. پیرجی بھی کسر صلیب میں عمر کا بہت حصہ ضائع کرگئے انجام ایک صفر بھی نہ ہوا ... اب صرف جھوٹ اور ننگے جھوٹ پر آگئے ہو۔“ اس مضمون میں جتنی گالیاں ہمیں اور ہمارے مرشد کو دیگئی ہیں۔ ہمیں اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ ہم اُن کا جواب دیتے ہیں۔ اگر ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دینے سے مسٹر نتھو کی تنخواہ میں مشنری صاحبان کچھ ترقی کردیں۔ یا عہدہ بڑھادیں۔ کاٹی کسٹ ہیں تو لسن شیٹ بن جائیں پاسٹر بنجائیں۔ پادری بنجائیں۔ بڑے پادر بنجائیں۔ ہمارا اس میں حرج نہیں۔ لیکن ہم سارے مضمون میں جو مطلب کی بات ہے وہ لیتے ہیں اور بادب عرض کرتے ہیں کہ مسٹر موصوف ایک دفعہ پھر طبع آزمائی کریں اور ہماری باتوں کا جواب دیں۔ مسٹر موصوف نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کتاب کردسی فکشن انجیل نہیں ہے اور اُس کے واسطے تین دلیلیں بیان کی ہیں۔ اوّل یہ کہ اُس کتاب کے اصل متن میں لفظ انجیل موجود نہیں۔ دوم۔ یہ اُس میں نجات کی خوشخبری نہیں۔ سوم۔ یہ ملہم حواریوں کے ہاتھ سے نہیں لکھی گئی ؟

دلیل اوّل کے جواب میں عرض ہے کہ اگر کسی کتاب کو انجیل اُسی وقت کہا جاسکتا ہے جبکہ اُس میں انجیل کا لفظ موجود ہو تو پھر میں سوچتا ہوں کہ متی کی ساری کتاب میں انجیل کا لفظ موجود نہیں۔ متی نے کہیں نہیں کہا کہ میں انجیل لکھنے لگا ہوں۔ متی نے کہیں نہیں بیان کیا کہ جو میں لکھنے لگا ہوں اُس کا نام انجیل ہے بلکہ بعد میں کسی نے اُس کتاب پر جو متی نے بطور تواریخ کے لکھی تھی۔ یہ لفظ لکھ دیا کہ انجیل مطابق متی۔ اب فرمایئے متی کی کس طرح انجیل بنگئی۔ ایسا ہی لوقا کی ساری کتاب میں انجیل کا لفظ موجود نہیں۔ یوحنا کی ساری کتاب میں انجیل کا لفظ موجود نہیں۔ اعمال حواریوں کے سوانح ہیں۔ اُس کے بعد پولوس اور پطرس وغیرہ کے خطوط ہیں اُن سوانح کا نام انجیل کس طرح ہوگیا۔ اور ان خطوط کا نام انجیل کیونکر بنگیا۔ انصاف کرو۔ وہ کتابیں جو یسوع نے نہ لکھیں۔ نہ اُس کے زمانہ میں لکھی گئیں۔ نہ اُن میں اُسکے سوانح ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ وعظ و نصیحت کے خطوط ہیں جو یسوع کے بعد کسی دوسرے شخص نے لکھے۔ اگر ان کا نام انجیل ہوسکتا ہے تو پھر اُس کتاب کا نام انجیل کیوں نہیں جس میں یسوع کے اصلی حالات درج ہیں۔ **دلیل دوم** کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ ہاں اے نجات کے خواہشمند اتنے خود غرض نہ بنو کہ جس کتاب میں یسوع کی اپنی نجات کا ذکر ہو اُس کا نام انجیل رکھنے سے خوف کھاؤ۔ اور جس کتاب میں یہ لکھا ہو کہ یسوع صلیب پر مرگیا اور رات بھر کی دُعا میں نامُراد رہا اُسے انجیل ہونا قبول کرو۔ اگر تمہاری فرضی نجات کے ذکر سے کوئی کتاب انجیل کہلا سکتی ہے تو بیچارے یسوع کی حقیقی نجات کے ذکر والی کتاب انجیل کیوں نہیں کہلا سکتی۔ کیا تم خواہ مخواہ یسوع کی ذلت میں خوش ہو۔ آہ بیچارے یسوع کے سوانح عجیب درد انگیز ہیں۔ جو مرید اُسکے ہمعصر تھے

ڈبل اخبار

ماہ رمضان میں جو اخبار بند رہا ہے اُس کمی کو ایک حدتک پورا کرنے کے واسطے ماہِ نومبر و دسمبر کے بعض پرچے ڈبل کئے جائینگے۔ چونکہ پریسمین کے نہ ملنے کے سبب سردست مطبع بدر میں چھاپہ کی ایک ہی کل کام کر رہی ہے۔ اسواسطے فوری انتظام نہیں ہوسکا۔

ایڈیٹر

انہوں نے وہ سلوک کیا کہ تیس روپے لے کر گرفتار کروایا۔ اور مونہہ پر لعنت کی۔ اور جو پیچھے آئے انہوں نے اس کا نام ہی ملعون اور مصلوب رکھ دیا۔ تیسری دلیل کے جواب میں عرض ہے کہ متی نے کب کہا کہ میں ملہم ہوں اور مرقس نے کب کہا کہ میں نے الہام پاکر یہ کتاب لکھی۔ اور یوحنا نے کب ملہم من اللہ ہونیکا دعویٰ کیا ہے بلکہ لوقا نے تو صاف بھانڈا پھوڑا ہے کہ چونکہ بہتوں نے یہ باتیں لکھیں۔ مَیں نے بھی مناسب جانا کہ کچھ لکھوں۔ اُس نے صاف اقرار کیا ہے کہ یہ لوگ سب تاریخ نویس ہیں یا قصہ نویس ہیں۔ جو کچھ کسی نے سُنا سُنایا تھا لکھ ڈالا۔ کسی بیچارے کو الہام کا دعویٰ نہ تھا۔ خواہ مخواہ تم اُنہیں ملہم بنا ڈالو تو تمہاری مرضی تمہارا اختیار ہے۔ لیکن حق تو یہ ہے کہ کروسی فکشن کا لکھنے والا جیسا قریبی دوست اور یسوع کا رازدار تھا ویسے متی مرقس لوقا وغیرہ نہ تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اُس کی کتاب دوسری سب کتابوں سے بڑھ کر قابلِ اعتبار نہو۔ انصاف! انصاف!! انصاف!!! +

ایک آریہ سے سوال وجواب

مادہ اور رُوح کا جھگڑا

جب ہم پہلی دفعہ میرٹھ لیکچر دینے کے واسطے گئے تھے۔ اور مسجد خیر نگر میں ہمارے لیکچر ہوئے تھے۔ اور خواجہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ سید مولوی سرور شاہ صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور۔ اور یہ عاجز اس سفر میں اکٹھے تھے۔ میرٹھ میں ایک شب بعد نماز مغرب ایک آریہ صاحب ہمارے پاس تشریف لائے جن کا نام بشیشر دیال تھا۔ جو اپنے آپ کو وہاں کی آریہ سماج کا غالباً سکرٹری بتلاتے تھے۔ ان آریہ صاحب کے ساتھ رات کے بہت سارے حصہ تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ مگر چونکہ وہ کسی خاص بات پر نہ ٹھہرتے تھے اور ہر مسئلہ میں شاخ در شاخ مسائل پیدا کر کے کہیں سے کہیں بھاگ جاتے تھے۔ اس واسطے کوئی بات بھی طے نہ ہونے پائی۔ بالآخر ہمارے ایک دوست نے یہ تجویز نکالی کہ آریہ صاحب سے زبانی گفتگو نہ ہو بلکہ تحریری سوال و جواب ہوں۔ اس پر جو سوال انہوں نے لکھے اور ہم نے جواب دیئے۔ وہ ناظرین کی دلچسپی کے واسطے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

آریہ صاحب کی تحریر	ہمارا جواب
(۱) خدا خالق مادہ و رُوح کا نہیں ہے بلکہ اِن دونوں چیزوں سے عالم کو پیدا کیا ہے اور اگر یہ مانا جاوے کہ خدا پہلے تھا اور مادہ اور رُوح کو بعد میں پیدا کیا تو اس حالت میں اُس کی صفت کی ابتداء ہو جائے گی۔ جو ہمیشگی کو دُور کرتی ہے۔ اور جب کہ اُسکی صفت کی ہمیشگی جاتی رہی تو خدا جو کہ اس کا موصوف تھا اُس کی بھی ہمیشگی جاتی رہے گی۔ اس واسطے یہ امرِ لازمی و لابدی ہے کہ تینوں چیزوں کو ہمیشہ سے مانا جاوے تو کل صفت اُس کی یعنی رحمان رحیم رب العالمین وغیرہ قایم رہیں + دستخط۔ بشیشر دیال (Sd) Beesheshwar Dial	(۱) کیا خدا کی صفت خلق ہی دائمی ہے یا اور بھی صفات اس کی دائمی ہیں۔ اور اگر اور بھی دائمی ہیں۔ تو ان میں سے چند ایک کا نام لیں تاکہ جواب دینے میں آسانی ہو۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ
(۲) ہماری تحریر مذکورہ بالا کا ایک بھی جواب باصواب نہیں ہے، بلکہ مزید برآں اور سوال غیر متعلق و زیادہ کیا جاتا ہے جس کا انکو ظاہرا علم نہیں معلوم ہوتا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ کل اشیاء جو کہ نظر میں آتی ہیں اور جن کو جملہ فلاسفہ و وید صریح طور پر کہہ رہا ہے کہ ان ہی دو قدیم چیزوں یعنے مادہ اور رُوح سے کل عالم بنے ہیں۔ ان میں اور اس کی جملہ صفات نہ ہوا اور اگر نہیں آئیں۔ تو بتلائیں کہ وہ کیا صفات باقی رہ جاتی ہیں۔ فقط ۔ دستخط۔ بشیشر دیال Beeshesher Dial (Sd)	(۲) ہم نے جو سوال کیا ہے وہ غیر متعلق نہیں بلکہ آپ کے سوال کے جواب کے لکھنے کے واسطے اس بات کا صاف کرنا ضروری تھا۔ اگرچہ آپنے میرے سوال کا جواب صفائی سے نہیں دیا۔ تاہم آپنے اپنے سوال کا خود ہی جواب ایک رنگ میں دیدیا ہے۔ آپنے سوال تو یہ کیا ہے۔ کہ اگر مادہ اور رُوح کو بعد میں پیدا کیا۔ تو اس حالت میں اس کی صفت کی ابتدا ہو جاوے گی۔ جو ہمیشگی کو دُور کرتی ہے اور آپ خود ہی کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے رُوح اور مادہ سے کُل عالم بنائے ہیں جب کہ رُوح اور مادہ پہلے تھا۔ اور عالم پیچھے پیدا ہوا تو خدا کی صفت عالم کو پیدا کرنے کی جو ہے اسکی ابتداء ہو گئی۔ جب ابتداء ہو گئی تو ہمیشگی نہ رہی وہی سوال پھر آپ پر پڑا۔ جس کا جواب آپکے ذمہ ہے۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ۔
(۳) آپ تا ایندم میرے سوال کے جواب دینے کی طرف متوجہ نہیں ہوا۔ بلکہ لطائف انجیل سے ٹالتے ہیں اور آپکا جواب نہ دینا اس امر کی دلیل ہو سکتا ہے کہ آپکو مادہ اور رُوح کا علم نہیں۔ اگر کچھ صفت اس کی بیان کرتے اور کہتے۔ کہ رُوح و مادہ کیا چیز ہے اور خدا کیا چیز ہے جیسا کہ میں نے بیان متذکرہ صدر میں لکھا ہے کہ اگر مادہ اور رُوح کو قدیم نہ مانو گے تو خدا کے جملہ صفات کالعدم ہو جاویں گے اور اب بھی مکرر سہ کرر طور پر پھر لکھتا ہوں کہ مادہ اور روح قدیم ہیں	(۲) میں تو آپ کے سوال کو ہرگز نہیں ٹالتا۔ بلکہ آپ کے ہی کلام سے اس کا جوابدیا ہے اور پھر بھی آپ ہی کے کلام سے جواب دیتا ہوں لیکن جواب کے ساتھ ہی یہ بھی پوچھا چاہتا ہوں کہ آپنے جو مجھے مخاطب کر کے لکھا ہے کہ اگر اس کی صفت بقول آپ کے فانی بصورت ابتداء و انتہاء کے مانی جاوے گی۔ تو وہ پھر قدیم نہیں رہے گا۔" آپ نے یہ میرا قول کہاں سے لیا۔ خود بخود ہی کوئی قول کسی کی طرف منسوب کر دینا انصاف کی بات نہیں۔ آپ اس فقرے کو جو آپنے خود بخود میرے نام لگا

آریہ صاحب کی تحریر

جیسا کہ خدا قدیم ہے۔ اسواسطے خدا کی جملہ صفات میں قدامت ہے اور اگر اس کی صفت بقول آپکی فانی بصورت ابتدار و انتہا کے مانی جاوے گی۔ تو وہ بھی قدیم نہین رہے گا۔ اگر آپ میرے خلاف ہین تو اس کی دلیل پیش کیجئے گا ورنہ فضول اور غیر متعلق . . . . . . دینے سے کیا حاصل ہے اور یہ بھی یاد رکھئے کہ خدا جو چیزون کو پیدا کرتا ہے اور لطافت سے کثافت مین لاتا ہے جس کو کہ پیدا کرنا کہتے ہین۔ شروع اور اخیر ہو جاتا ہے۔ لیکن لطافت جو کہ مادہ اور روح مین موجود ہے جس سے کہ وہ قدیم مانی گئی ہے حالت تبدل مادہ مین قائم رہے کیونکہ وہ حالت کثیف مین پیدا ہوتا ہے۔ اور روح لطیف ہے۔ وہ اپنی حالت مین .. .. .. ہے اب میری ہر ایک بات کا باتشریح جواب دیجئے۔ بلکہ پہلے بھی بھیجئے گا۔ فقط

دستخط۔ بشیشر دیال

(Sd) Beshamber Dial

(نوٹ۔ جہان نقطے دئے گئے ہین وہان آریہ صاحب کی تحریر نہین پڑھی گئی)

ہمارا جواب

دیا ہے۔ واپس لین اور اس کے نتائج کو بھی: اپس لین اور پہلے اپنے سوال کو درست بنائین۔ جب آپکا سوال ہی خود آپ کی تردید کر رہا ہے تو مجھے اس کے جواب کی ضرورت نہین آپ فرماتے ہین۔ روح اور مادہ خدا کے ساتھ ہی موجود تھا۔ ان سے خدا نے کل عالم بنایا۔ تب۔ اس کی صفات کا ظہور ہوا۔ اب وہی سوال خود آپکے کلام پر پڑتا ہے۔ کہ جب روح اور مادہ پہلے تھا۔ عالم پیچھے بنے۔ اور ان کے بننے سے صفات ظہور مین آئین۔ تو صفات کا ظہور تیسری جگہ جا پڑا۔ اور ان مین ہمیشگی نہ رہی۔ جب صفت مین ہمیشگی نہ رہی۔ تو موصوف مین بھی ہمیشگی نہ رہی۔ آپ کا سوال تو یہ تھا کہ صفت خلق مین ہمیشگی نہین رہتی۔ اور اب آپکے قول کے مطابق کسی صفت مین بھی ہمیشگی نہ رہی اس کا جواب مفصل اور مشرح دیجئے یا اقرار کیجئے کہ آپکا سوال غلط الفاظ مین تھا۔ اُسکو درست کیجئے تب بات آگے چل سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ۔

یہان تک تحریرین ہو چکی تھین کہ رات کے گیارہ بج گئے۔ مہاشہ صاحب پہلے تو یہی کہتے رہے۔ کہ مین رات بھر آپکے پاس بیٹھونگا۔ اور گفتگو کرونگا۔ رات بھر کا لفظ سُن کر دوسرے احباب تو اپنے بسترون پر چلے گئے۔ گو مہاشہ صاحب کی عجیب و عجیب بلند آواز باتون نے انکو آرام نہ کرنے دیا۔ مگر مین اور ماسٹر محمد یوسف صاحب انکے پاس بیٹھے رہے۔ اور ہم نے بھی اقرار کیا کہ رات بھر آپسے گفتگو کرینگے۔ مگر جب گیارہ بجے تو مہاشہ صاحب بولے اب مجھے گھر جانا ضروری ہے اور اگر مین دیر سے جاؤنگا۔ تو راستہ مین نہ مجھے سپاہی پکڑ لین گے۔ اسواسطے مہاشہ صاحب کو جانے کی اجازت دیگئی۔ اور چونکہ ہم نے صبح چلے آنا تھا۔ یہ قرار پایا کہ مذکورہ بالا سب تقریرون کی نقل مہاشہ صاحب کو بھیجی جاوے اور وہ میرے سوال کا جواب دین گے اور بذریعہ ڈاک کے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ یہان پہونچکر اس کی نقل انکی خدمت مین روانہ کی گئی اور بعد مین یاددہانی بھی کرائی گئی۔ مگر آج تک مہاشہ صاحب کا جواب نہین آیا۔

مین اپنے جواب یا سوال کو پھر کسی قدر واضح کر دیتا ہون۔ آریہ صاحبان معلوم نہین کہ خدا تعالےٰ کی کس کس صفت کو مانتے ہین اور کس کس سے انکار کرتے ہین۔ مگر اتنا تو انکی اخبارون اور کتابون سے ظاہر ہے کہ وہ اُسے خالق ضرور مانتے ہین۔ خواہ کسی معنے مین ہو اور جن اشیاء کا وہ خالق ہے۔ وہ اشیاء اس کے اور مادہ اور روح کے بعد دنیا مین ظہور مین آئین۔ تو خدا تعالےٰ کی صفت بھی بعد مین ظہور مین آئی۔ اور صفت خلق مین ایک تعطل واقع ہوا۔ اور بقول انکے جب صفات مین تعطل ہوا۔ تو موصوف بھی معطل ہوا۔ اس مشکل سے آریہ صاحبان اپنے آپ کو کس طرح نکالتے ہین۔ میرٹھ کے مہاشہ نہین تو کسی اور مقام کے مہاشہ اس مضمون پر روشنی ڈالکر مشکور فرما دین۔

جن سے وقت خوب لطف سے گزرا۔ لیکن اس وقت جو بات میرے مدنظر ہے وہ یہ ہے کہ نامہ نگارون کے ہاتھون سے مین نے قریباً سب کو شاکی پایا۔ جو شکائتین نامہ نگارون کے متعلق وہان سننے مین آئین ان مین سے سب سے بڑی یہ تھی کہ اکثر لوگ لکھنا تو جانتے نہین اور نامہ نگاری کے شوق مین لمبے لمبے مضمون لکھ کر بھیجدیتے ہین۔ اور جب وہ اخبار مین درج نہین ہو سکتے۔ تو دھمکی کا خط آتا ہے کہ ہم اخبار بند کر دین گے۔ گویا وہ اخبار اس واسطے خریدتے ہین۔ کہ اپنی انشاء پردازی کی استعداد بڑھانے کے واسطے اُسے تختہ مشق بنائین اور بس۔

الحمدللہ ہمین اپنے نگارون کیطرف سے کوئی ایسی شکایت نہین ہے۔ ہمارے نامہ نگار نہ تو گرے ہوئے مضمون لکھتے ہین اور نہ ان کے شائع نہ ہونے پر اخبار بند کرنے کی دھمکی دیتے ہین۔ ہان اس مین شک نہین کہ بعض نامہ نگار مضمون کے نہ چھپنے پر ناراض ضرور ہوتے ہین۔ مین نے تو اکثر نامہ نگارون کی خاطر اس قدر ملحوظ رکھی ہے کہ ایڈیٹوریل کی جگہ بھی نامہ نگارون کو دیتا رہا ہون۔ لیکن اگر مین خود کچھ نہ لکھون تو اس پر بھی اعتراض شروع ہو جاتے ہین اور بعض دوست فرماتے ہین کہ صادق سے ہفتہ بھر مین ایک آرٹیکل نہین لکھا جاتا۔ گو ایڈیٹر کے ذمے صرف ایڈیٹوریل ہی نہین۔ بلکہ درس قرآن شریف۔ کلام امیر۔ الملفق اور ڈاک ولایت۔ خطبہ جمعہ۔ یہ سب ایڈیٹر کو ہی جمع کرنا اور لکھنا۔ ترتیب دینا پڑتا ہے لیکن عموماً ایڈیٹر کی تحریر وہی سمجھی جاتی ہے۔ جسکا نام لوگ ایڈیٹوریل رکھتے ہین۔ اس واسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ انشاء اللہ ایڈیٹوریل لکھا کرینگے لیکن اس کا اثر پڑے گا نامہ نگارون پر۔ ہمارے نامہ نگارون کے اکثر مضامین نہائت لطیف ہوتے ہین اور انکا درج کرنا ضروریات مین سے ہے۔ لیکن اس کے سوائے چارہ نہین کہ ان کے اندراج کے لئے اخبار کے ساتھ زائد اوراق لگائے جاوین اور اس کے واسطے ایک نامہ نگار فنڈ کھولا جائے۔

کوئی ہے جو اسکی تائید مین بولے؟

نامہ نگارون کو کس طرح منائین

گذشتہ اجلاس مسلم پریس ایسوسی ایشن مین جب کہ بعض ایڈیٹر وقت مقررہ پر مسلم کلب مین پہونچ گئے اور دیگر معزز ہم عصرون کے انتظار مین انہین چند گھنٹے بیٹھنا پڑا۔ تو ایڈیٹری کے تجربات کے متعلق تبادلہ خیالات شروع ہوا۔ ہمارے ملک کی ایڈیٹری مین عموماً ہر جگہ مینیجری بھی داخل ہے بلکہ پروف ریڈری اور کسی حد تک کلرکی بھی۔ اور تجربہ کار ایڈیٹرون نے بہت سی دلچسپ باتین سنائین۔

خطوط وکتابت

مین اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین۔

عدم تعمیل کی شکایت بے فائدہ

منیجر

ڈاک ولائت

کمینہ خودغرضی

امریکہ کا اخبار ٹرتھ سیکر ۱۶ ستمبر ۱۹۱۱ء کے پرچے مین لکھتا ہے۔ مسیحی لوگ یسوع پر کیوں ایمان لاتے ہیں؟ کیا اس واسطے وہ کہ غربت کو پسند کرتا اور امراء سے نفرت رکھتا تھا؟ ہرگز نہین۔ کیونکہ آجکل کے مسیحی غربت سے نفرت رکھتے ہین اور دولتمندی کے خواہشمند ہین۔ یسوع غریبوں میں رہتا تھا۔ پر آج کل یسوعی امیر ہین اور امیرون مین رہتے ہین۔ آج کل کے مسیحی یسوع کا کوئی نمونہ زندگی اپنے اندر نہین رکھتے۔ ہان وہ صرف اس کمینہ خودغرضی کے لئے یسوع پر ایمان لائے ہین کہ گناہ یہ کرین اور مارا وہ جاوے۔

محمد طاہر شامی

نے جو بیروت کے ایک مسلمان مشنری ہیں کی کتاب مسلم ورلڈ کے متعلق ایک آرٹیکل مذکورہ صدر اخبار مین چھپوایا ہے۔ جس مین سے کچھ بطور نمونہ ذیل مین ترجمہ کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہین اے مشنریو! تم نے اپنی کتاب مین پرامن اور پاک اسلام پر ایسے بہتان باندھے ہین کہ بہتر ہوتا کہ تم اپنے مضمون کا نام بجائے اسلامی دنیا کے دشمن اسلام رکھتے۔ تم مسلمانون پر خفا ہو صرف اس وجہ سے کہ انھون نے تمہاری تثلیث کو قبول نہین کیا۔ پر تم خود ہی سوچو۔ جب کہ مسلمانون کے پاس ذات باری کے متعلق ایک صاف سیدھا معقول عقیدہ توحید کا موجود ہے۔ تو وہ اس پیچیدہ خلاف عقل بات کو کیون کر قبول کرلین جس کے سمجھ سکنے یا سمجھا سکنے کے تم خود بھی قائل نہین ہو۔ اگر تمہاری کتاب یہ دعوےٰ کرتی ہے کہ مین ایسا عقیدہ پیش کرتی ہون کہ لوگ دیکھتے ہوئے نہ دیکھین اور لوگ سنین پر نہ سمجھین اور نہ قبول کرین تو یاد رکھو کہ قرآن شریف کی اس مقدس تعلیم کے مقابلہ مین اسے کیون کر مانین جس مین لکھا ہے۔ خدا نے ہر قوم کی طرف نبی ان کی زبان مین بھیجا تاکہ وہ صفائی سے اُنکے فرائض انہین سمجھا سکے۔ کیا یسوع بھی مرتے مرتے یہ نہ سُنا گیا کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ ہان وہ خدا جو یسوع کو بھی مرتے وقت یاد آیا وہی ہمارا خدا ہے۔ اس تہذیب اور روشنی کے زمانہ مین جب کہ ہر طرف ہر کام کے واسطے قانون ایجاد کئے جارہے ہین ہم کیون کر اس بات کو تسلیم کرلین کہ قانون ایک لعنت ہے اے عیسائیو! اپنی سلطنت اور دولت پر گھمنڈ نہ کرو یہ کچھ شے نہین۔ قوم کا بڑھنا اور گھٹنا چلا آیا ہے۔ کیا مسلمان ایک وقت ایک شاندار قوم نہین گزر چکی۔ جس کا کوئی مقابلہ نہ کرسکتا تھا۔ مسلمانون پر تمہاری منطق کوئی اثر نہین کرسکتی۔ کیا بیروت مین تم نے بہت بڑا کالج نہین بنایا اور مسلمانون کو عیسائی بنانے کے واسطے تم نے لاکھون روپیہ خرچ نہین کر ڈالا۔ پھر نصف صدی کے درمیان کیا تم یہان ایک مسلمان کو بھی عیسائی بنا سکے ہو ہرگز نہین اسی سے یقین کرو کہ تمہارے عقائد اسلامیون کے سامنے کیسے بودے اور کمزور ہین بالآخر مین تمھین قرآن کا پیغام پہنچاتا ہون کہ اے اہل کتاب آؤ۔ اس بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔ کہ خدا کے سوائے کسی کی عبادت کی نہ جاوے اور اس کا کوئی شریک نہ بنایا جاوے اور اس کے علاوہ ہم کوئی اور معبود نہ بنائین۔

سویڈن مین عیسائیت

حکومتِ فرانس تو عیسائیت سے علیحدگی اختیار کرکے اپنی طرف سے اس کا خاتمہ کرچکی ہے اب سویڈن مین بھی یہ شور مچ رہا ہے کہ سرکاری معاملہ سے گرجون اور پادریون کو کیون روپیہ دیا جاتا ہے اور پبلک کا روپیہ کیون اس راہ مین خرچ کیا جاتا ہے۔ رسالہ لبرٹی مین ایک اہل سویڈن سونس نام نے اس مضمون پر ایک مبسوط آرٹیکل لکھا ہے۔

مسلمانون مین یہودیت

یہود پر خدا تعالےٰ کا غضب نازل ہوا اور وہ مختلف ملکون مین پھیل گئے۔ تو جس ملک مین جو فرقہ گیا وہ وہین کے اہل مذہب سے متاثر ہوکر ان کا ہم رنگ بن گیا۔ یہان تک بعض جگہ یہود نے بُت پرستی تک اختیار کرلی۔ یہی حال ہمارے آجکل کے مسلمانون کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے کہ تم یہود کی خصلتون کو اختیار کروگے اس کی مثال مین ضلع جھانسی کے مسلمان جولاہون کی ہم ایک رسم پیسہ اخبار مین سے نقل کرتے ہین۔

جناب ایڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔

چشم دید واقعہ یہ ہے کہ موضع گرمرا تھانہ بروا تحصیل لکھنؤ ضلع جھانسی مین ایک شخص مسلمان قوم نداف مسمّی ننھے خان ولد عزت خان نے اپنی گائے کی بچھیا کو دروازہ پر باندھا اور شب کو باہر سے واپس آکر اندھیرے مین اُس بچھیا کو کتا شمار کرکے لاٹھی سے ماردیا۔ ضرب سے اسی وقت بچھیا تمام ہوگئی۔ بعد مین خود منظر ہوا کہ مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی۔ برادری والون نے اس کو معہ اہل وعیال کے ہتھیا کا الزام لگاکر اس کے مکان مین قفل ڈالکر باہر کردیا اور بستی کے کنوئین سے پانی بھرنے کی سخت ممانعت کردی گئی۔ اس الزام کے دور کرنے کو ننھے خان نداف تحصیل مہوبہ ضلع ہمیرپور جہان کسی بزرگ کا مزار ہے۔ بھیجا گیا۔ بعد زیارت کے واپس آیا۔ لیکن وہان جانے کا کامل ثبوت نہ ہونے پر دوبارہ مہوبہ جانے کو مجبور کیا گیا کہ تحریری تصدیق مہوبہ کے مجاور سے حاصل کرکے لاوے اس تحریر کے لانے کے بعد برادری پنچ للت پور نے مبلغ سے روپے جرمانہ لیکر چند اصحاب برادری کے ہمراہ نشان نائب قاضی امان علی شاہ للت پور کے وایک برہمن کے سر پر ایک ہنڈیا رکھوا کر موضع گرمرا گئے پچاس ساٹھ آدمی جمع ہوئے۔ خوراک روز اوّل کی سب لوگوں کو بالا بالا بقال کی دوکان سے دلادی گئی۔ دوسرے روز خوراک ننھے خاں نداف کے مکان پر طیار ہوکر نشان امان علی شاہ کا نداف مذکور کے مکان پر دو روپیہ نشان کے نیچے رکھ کر نشان گاڑ دیا گیا اور برہمن نے تین روپیہ معاوضہ ہتھیا کالے کر ہنڈیا کو نداف مذکور کے مکان پر پھوڑ دیا۔ اور کھانا جو طیار ہُوا تھا اُس پر شاہ صاحب مذکور نے فاتحہ دی۔ اور دو روپے نذر شاہ صاحب کے پیش ہوئے۔ نداف مذکور ہتھیا کے الزام سے بری ہُوا اور کھانا برادری والون پر جائز ہُوا اور پانی بھرنے کی اجازت دیگئی۔ اس تمام کارگذاری کے بعد بھی ننھے خان نداف برادری کے شادی کے کھانے مین شریک نہین ہوسکتے جب تک اپنے یا اپنے قبیلہ مین کوئی شادی کی تقریب کرلین۔ اللہ تعالےٰ بچاوے ایسے مسلمانون سے۔ آمین

مینے آپکے اطمینان کیلئے اپنا نام اور پتہ لکھدیا ہے مگر اُسے ظاہر نہ کیجئے گا۔ فقط۔

ورنیکلر اخبارات کو لوکل گورنمنٹ کی تنبیہ

لوکل گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمین نواب لفٹنٹ گورنر کے افسوس کے ساتھ یہ دیکھنے کا ذکر ہے کہ آنریبل مسٹر ڈوی بہادر نے دو اخبارون سے ضمانت لینے اور دوسرون کو متنبہ فرماتے اور عام رائے کے لیڈرون کو ہر ایک ایسی بات جس سے مختلف عقائد کے لوگون کے درمیان بدمزگی پڑنے کا اندیشہ ہو باز رہنے کے متعلق انکی ذمہ داری محسوس کرانیکا جو ایکشن لیا تھا وہ اپنی غرض پوری کرنے مین بالکل قاصر رہا ہے اور مسلمانون سکھون اور ہندوؤن اور خود ان مذاہب کے فرقون کی باہمی دشمنیان پبلک و پرائیویٹ زندگی کے تمام صیغون پر حملہ کررہی ہین اور مدارس و دیگر انسٹی ٹیوشن مین بھی جو اب تک اس وبا سے پاک تھو محسوس ہورہی ہین ہز آنر کی رائے مین یہ منحوس نتیجہ بڑے درجہ تک بہت سے اخبارات کے رویہ پر مبنی ہے جو روشن خیال پریس کی واجبی غرض پوری کرنے کی بجائے اپنی اشاعت بڑھانے کے سفیہانہ مقصد سے اپنی رعایت یافتہ پوزیشن کو

۲۷۳

مراسلت

رپورٹ از جماعت منصوری

ذیل کی رپورٹ احباب منصوری نے اپنے ہاں انجمن قائم ہونے کے متعلق لکھی ہے جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پر جوش فخر ملتانی پہاڑون پر جا پہونچے۔ حالانکہ ہم بہ سبب نا واقفی سفر کراچی کے راہ مین انہین ملتان کے ریگستان مین دیکھنے کے خواہشمند رہے اور تعجب ہوا تھا۔ کہ ملتان کے اسٹیشن پر ہمین نظر نہ آئے۔ ہم خدا سے دُعا کرتے ہین کہ اللہ تعالےٰ جماعت منصوری کو روز افزون ترقی دے۔ اور جو نام تفاولاً انھون نے اپنے مکانات کے رکھے ہین۔ انہین اسم باسمیٰ بنادے۔ - ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لاکھ لاکھ شکر ہے اوس قادر قدیر رب جلیل کا۔ جس نے بہ اقتضاً اپنی رحمانیت و رحیمیت کے ہم جیسے گنہگارون کو اپنے نبی و مرسل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ مبارک مین پیدا کیا۔ اور پھر فضل پہ فضل یہ کیا۔ کہ ہم کو اون کی غلامی کا شرف عطار فرماکر اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کے زمرہ مین داخل فرمایا۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اللہ تعالےٰ کے دیگر لا انتہا نعمتون اور احسانون کے علاوہ ہم احمدیون پر ایک خاص فضل بھی ہے۔ جس کے شکریہ کے ادا کرنے مین ہماری زبان عجز بیان قاصر ہے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔ ہم احمدی اخبارات کے ذریعے احمدی انجمنون کی غیر معمولی روز افزون ترقی کا حال پڑھ کر مدت سے یہ آرزو رکھتے تھے اور حسرت سے کہا کرتے تھے۔ کاش کہ کوہ منصوری پر بھی کوئی ایسی انجمن احمدیہ قائم ہو۔ مگر کل امر مرھون باوقاتہ۔ کسی مخفی در مخفی مصلحت ایزدی کی وجہ سے ہماری آرزوے حسرت محض امید اور ارادہ تک ہی محدود رہی۔ الحمد للہ کہ اس مالک حقیقی نے جلدی وُہ مبارک اسباب پیدا کر دئے۔ جن کے باعث آج ہم بھی اپنے احمدی بھائیون کو بڑے فخر اور مُسرت سے انجمن احمدیہ کوہ منصوری کی خوشخبری دیتے ہین خوش قسمتی سے جناب مولانا فخر الدین صاحب صادق ملتانی عرصہ ڈیڑھ ماہ سے تشریف فرما ہین۔ جن کے جوش و حسن اخلاق کا نتیجہ یہ قیام انجمن ہے۔ فی الواقع مولانا موصوف جیسے انسان کی یہان سخت ضرورت تھی اور اس انجمن احمدیہ کا قیام اور یہان کی منتشر جماعت کو متفق کرنا انہی کا کام تھا۔ سچ ہے۔ ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند

ہم مولانا فخر الدین صاحب کی اس ہمدردی اور عنایت کے نہایت مشکور ہین۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اب خدا کے فضل سے یہان قلیل من عبادی الشکور کی مختصر سی جماعت قائم ہے۔ اس سے پہلے بہ سبب جماعت کے منتشر ہونے کے بعض لوگ نمازین غیر احمدیون کے پیچھے پڑھ لیا کرتے تھے اور دوسرے اس قدر واقفیت بھی نہ تھی کہ غیر احمدیون کے پیچھے نمازین پڑھنا یا نہ پڑھنا یکسان نہیں ہے۔ مگر اب بوجہ باہمی ملاقات اور ہر وقت کے تبادلہ خیالات کے وہ کمزوریان دُور ہو گئین۔ چنانچہ اب تمام احمدی جماعت غیر احمدی جماعت کے پیچھے نماز نہین پڑھتی۔ کیونکہ اوّل تو ہم نے اچھی طرح جانچ پڑتال کر لی ہے۔ کہ وہ ہمین کافر مطلق سمجھتے ہین۔ اگرچہ بظاہر زبان سے ہمین مسلمان کہتے ہین اور بعض نہین بھی کہتے مگر ؎

میٹھے بھی ہو کر نشتر ہی ہین چلاتے

عملی طور پر پکے کافر سمجھتے ہین کیون کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مفتری علی اللہ سمجھتے ہین سو وہ منافقانہ چال چلتے ہین چونکہ مؤمن نفاق کی حالت مین مؤمن نہین رہ سکتا اس لئے ہم غیر احمدیون کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ہمین ان کے پیچھے نماز مین قطعاً مزہ نہین آتا چنانچہ ماہ رمضان المبارک مین نماز تراویح قرآن شریف اور احادیث کے مطابق علیحدہ مقام "جلوۂ نور" مین ادا کی گئی۔ تمام بھائی باوجود عدیم الفرصتی کے بکلی مطابق عہد "دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا" کے نماز مین باقاعدہ حاضر ہوتے رہے۔ اور ۲۸ رمضان المبارک کو ختم قرآن شریف ہوا۔ غیر احمدیون میں سے بھی بعض غیر متعصب اصحاب ختم قرآن شریف مین شریک ہوئے ہم ان کی اس تکلیف فرمائی کے ممنون ہونے کے علاوہ دُعا کرتے ہین کہ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے اور بطفیل حضرت رسول کریم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ان حضرات کو بھی دولت ایمان عطا فرماکر اٰخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کے زمرہ مین داخل فرما دے آمین۔ انجمن احمدیہ منصوری کے افتتاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے خود ہی عید سا مبارک دن بخشا۔ نماز عید مین جو کامیابی ہوئی وہ واقعی غیر معمولی اور خلاف از امید تھی یعنے ڈیرہ دون اور راجپور کی جماعت بھی ہمارے ساتھ نماز عید مین شامل ہوئی خصوصاً ڈیرہ دون اور راجپور کی جماعت کے سید عزیز الرحمان صاحب معہ صاحبزادہ و جناب کلن خان صاحب و میان محمد علی خان صاحب کے خاص طور پر شکر گذار ہین۔ جو محض نماز عید کی خاطر اپنے گھر کی عید چھوڑ کر یہان پہاڑ پر پاپیادہ تشریف لائے۔ اللہ تعالےٰ انہین جزائے خیر دے۔ جناب بابو نبی بخش صاحب کے مکان موسومہ بہ "کوہ طور" پر نماز عید کے لئے تمام بھائی بڑے جوش و اخلاص سے شامل ہوئے پہلے تمام بھائیون سے فطرانہ قبول کیا گیا۔ جو عنقریب صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ مین ارسال کیا جاویگا۔ بعد اس کے اس عاجز نے نماز عید پڑھائی۔ نماز عید کے بعد جناب مولانا مولوی فخر الدین صاحب نے خطبہ پڑھنا شروع کیا۔

پہلے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ پھر کشتی نوح میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مبارک تعلیم کا بہت سا حصہ ایسے اشارات و کنایات سے پڑھ کر سُنایا کہ جماعت کے لوگ اپنی کمزوریون کو جو اس تعلیم کے برخلاف تھین محسوس کر کے سخت شرمسار ہوئی۔ بعد خطبہ کے بابو صاحب نے ایک شاندار ضیافت دی۔ پھر اسی شام کو خاکسار کے غریب خانہ پر تمام بھائی تشریف لائے اور طعام ماحضر تناول فرمایا۔ الغرض عید کا روز جو ہماری انجمن احمدیہ کی افتتاح کا دن تھا نہائت ہی خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ ہم تمام احمدی جماعت کو عموماً اور حضرت خلیفۃ المسیح و حضرت صاحبزادہ صاحب کو خصوصاً مبارکباد دیتے ہین اور اس جماعت کوہ منصوری کی استقامت و ترقی کی دُعا کی درخواست کرتے ہین کہ جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمین آج تک بتدریج تقویت ایمان بخشی آئندہ کے لئے بھی وہی ہمارا وکیل و حافظ و ناصر ہو اور ہماری ہر طرح کی کمزوریان دور کرے اور ہماری یہ بھی دُعا ہے کہ جہان جہان منتشر جماعتین ہین وہان بھی اسی طرح انجمنین قائم ہو کر باقاعدہ ترقی کی راہ اختیار کرین۔ آمین ثم آمین۔ فقط

المشتہر

خاکسار حافظ عبد المجید احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ و ڈائرکٹر کارخانہ میران منشی کریم بخش اینڈ سنز تاجران کوہ منصوری

مراسلات

کیا قرآن شریف مین کوئی ایسا لفظ ہے جس سے ثابت ہو سکے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہین چڑہائے گئے؟

اس آیۃ شریفہ سے صاف یہ معنے نکلتے ہین۔ کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے لیکن صلیب پر مرنے	وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم

والے کی شبیہہ ہو گئے ہین۔ مگر اس سے یہ مطلب بالکل نہیں پایا جاتا کہ وہ صلیب پر کھینچے ہی نہین گئے۔ اور ماقتلوہ وما صلبوہ سے یہ مت سمجھ لینا کہ صلیب پر چڑہائے جانے کی نفی ہے بلکہ اس مین پوری طرح سے پایا جاتا ہے کہ صلیب پر کھینچے گئے تھے۔ کیونکہ جب اس کے یہ معنے ہین کہ وہ صلیب پر نہین مرے تو ضرور زندہ اُتارے گئے پس جب صلیب پر چڑہائے گئے تو زندہ اُتارے گئے۔ کیا آپ نہین دیکھتے۔ کہ یہود کیا کہتے ہین وہ کہتے ہین۔ انّا قتلنا۔ جس کے معنے ہین علیم خدا خوب جانتا تھا۔ کہ ان کی مراد صلیبی موت ہے۔ تبھی کہا وما قتلوہ وما صلبوہ۔ یعنے صلیب پر سے ہم نے زندہ اتروا لیا تھا اور وہ صلیبی موت سے نہین مرا جس کی دوبارہ تردید کرتے ہوئے کہا۔ وما قتلوہ وما صلبوہ یقیناً یعنے صلیب پر کھینچنے سے جو تمہارا مطلب تھا وہ نہین ہوا۔ یعنے اس کے مرنے میں تم کو بھی یقین نہین۔ اور اس بات مین تم خود شک مین ہو۔ اللہ تعالےٰ نے قتل کے لفظ کو دہرایا ہے۔ صلیب کے لفظ کو دہرایا نہین۔ جس سے ظاہر ہے کہ پہلا لفظ قتل متعلق صلیبی قتل ہے۔ اور تمہارے خیالون کے نتیجہ کے برخلاف ہم نے اسے مرفوع کیا ہُوا ہے جو کہ ثابت کر رہا ہے۔ کہ وہ صلیب پر نہین مارا گیا۔ اب میں ان مولوی صاحبان سے عرض کرتا ہون جو احمدی مشن کے برخلاف ہین کیا یہ معنے درست نہین اور کیا یہی مطلب آپ کے خود کردہ معنون سے نہین نکلتا۔ کیا وہ جو آپ لوگون کے خیال کے مطابق ہم شکل عیسیٰ ہو گیا تھا۔ صلیب پر نہین مارا گیا اور کیا ایسا ہی آپ لوگون کے خیال کے مطابق حضرت عیسےٰ کے ساتھ نہ ہوتا۔ اگر وہ چھت پھاڑ کر نہ بھاگ جاتا۔ پس جب یہ سارا کام جو اس کے ہم شکل کے ساتھ ہُوا۔ جب وہ اس سے بچایا گیا۔ تو ماقتلوہ وما

ماصلبوہ کے کیا یہ معنے نہ ہوئے کہ وہ صلیب پر نہیں مرا۔ اور اگر کوئی دوسرے معنے ہین تو آپ لکھ دو تا کہ خلق اللہ کو معلوم ہوجاوے کہ آپ کے معنے درست ہین یا احمدیون کے۔ اب جب کہ ہر صورت مین یہی معنے درست ہوئے۔ کہ وہ صلیبی موت سے بچایا گیا تو صلیب پر نہ کھینچا گیا کس عبارت کے معنے لیتے ہو۔ پھر ایک اور لفظ ہے۔ جو اس امر پر پوری پوری روشنی ڈالتا ہے۔ کہ یہ کام یعنے صلیب پر کھینچا جانا ضرور ہوا ہے وہ لفظ کیا ہے۔ وما قتلوہ یقیناً۔ یعنے مارنے کا کام یقین کے درجہ کو نہین پہونچا۔ مگر چونکہ یہان صلبوا کا لفظ نہین لایا گیا۔ پس چونکہ وماصلبوہ یقیناً نہین کہا گیا تو ثابت ہوگیا۔ کہ صلیب دینے کا کام ایسی احتیاط سے کیا گیا کہ یقیناً حضرت عیسےٰ ہی تھے جو صلیب پر چڑھائے گئے۔ یعنے صلیب دینے مین حضرت عیسےٰ کی بابت کوئی شک شبہ نہین مگر صلیب پر مارے جانے کی بابت ایسی بے احتیاطی کی گئی کہ یہودیون کو خود یقین نہین کہ آیا ان کی موت وارد ہوچکی تھی یا کہ زندہ ہی اتارے گئے جس کے واسطے وہ پھر تلاش مین ہوئے تھے اور اس وقت بہانا بنایا گیا کہ تیسرے دن قبر سے آسمان پر چڑھ گئے تاکہ ان کی خبر پاکر۔ کہ زندہ ہین پھر نہ صلیب دیوین۔ اور اس بے احتیاطی کی بابت اللہ خود فرماتے ہین۔ وما قتلوہ یقیناً۔ پس وہ عبارت کہان ہے جس سے پایا جاتا ہے۔ کہ صلیب پر نہین چڑھائے گئے۔ دیکھنا وہ ماصلبوہ۔ دوبارہ نہ کہنے سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ وہ صلیب پر نہین مرے اور مین آپ کے معنون سے بھی ثابت کرچکا ہون کہ وما قتلوہ وماصلبوہ کے معنے ہین کہ وہ صلیبی موت سے بچایا گیا اس کے بغیر اور معنے ہو ہی نہین سکتے۔ کیون کہ آپ لوگون کے خیال کے مطابق جو کچھ اس کے ہم شکل کے ساتھ ہوا۔ وہ وما قتلوہ وماصلبوہ کے عین برخلاف تھا۔ یعنے اس کے ساتھ قتلوہ صلبوہ ہوا۔ تو اس کے ساتھ آپ لوگون کے خیال کے مطابق یہی ہوا کہ صلیب پر مارا گیا۔ پس اسی طرح وہ ماقتلوہ وماصلبوہ کے معنے ہوئے صلیب پر نہ مارا گیا یعنے صلیب پر مرنے سے بچائے گئے۔ مگر یہ معنے ہرگز نہین کہ صلیب پر نہ چڑھایا گیا۔ لیکن اگر کوئی نادانی سے یہ کہے۔ کہ جو شخص صلیبی موت سے بچایا گیا وہ ضرور صلیب پر نہ چڑھایا گیا۔ تو سنئے کیا ممکن نہین ہوسکتا کہ ایک آدمی صلیب دیا جاوے اور وہ بیہوش ہوجانے سے مرا ہوا خیال کیا جاوے یا کسی اندرونی تجویز سے جلدی اتار لیا جاوے ایسے بہت سے واقعات اُس زمانہ کی تاریخ مین موجود ہین۔ اللہ تعالےٰ خود فرما رہا ہے۔ وماقتلوہ یقیناً۔ تو کیا وہ موت سے نہین بچ سکتا اور ایسے بچے ہوؤ کو کیا صلیب پر مارے جانے والے کا شبیہہ نہین کہین گے پس یہی اصل بات ہے۔ جو ہوئی تھی۔ اور اسی واسطے اللہ پاک نے صلیبی موت کی تردید کی۔ مگر صلیب پر چڑھائے جانے کی تردید مین ایک لفظ نہین کہا جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی بالضرور صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔ مگر اللہ نے اپنی حکمت سے بچا لیا۔ جس کی بابت یہود بھی بعد ازان شک مین ہوگئے تھے۔ کہ شاید کسی طرح زندہ اتارے گئے ہین اور تلاش کرنے لگے تو عیسائیون کی طرف سے یہ کہا گیا کہ تیسرے دن قبر مین سے آسمان کو چلے گئے۔ جو کہ دفع الوقتی کیواسطے بات بنائی گئی تھی۔ مگر بعد مین پختہ ہوگئی اور بنانے والون کے مرنے کے بعد اس بات نے ایسا زور پکڑا کہ اب مذہب کا ایک بڑا مسئلہ خیال کیا جاتا ہے۔ پس اس ساری عبارت سے یہ نکلا کہ وہ صلیبی موت سے بچ گئے۔ لیکن ایسی کوئی عبارت نہین جس سے یہ پایا جاوے۔ کہ وہ صلیب پر نہین کھینچے گئے۔

محمد بخش از آسٹریلیا

بنارس کے افسران محکمہ ڈاک توجہ فرماوین

ہزار ہزار شکر اس خالق بے نیاز کا ہے۔ جس نے عین تباہی وگمراہی کے زمانہ مین اپنے پیارے امام جناب مہدی آخر الزمان کو ہم مین بھیجکر ہم کو راہِ ہدایت دکھلائی اور ہم کو ایک امن وامان کا زمانہ اور ایک مہربان گورنمنٹ کا سایہ عطار فرمایا اور لاکھ لاکھ احسان اس گورنمنٹ برطانیہ کا ہے جس نے ہم کو ہر طرح کی آزادگی دے رکھی ہے۔ اور ہمیشہ ہمارے حقوق کی نگہداشت کرتی رہتی ہے۔ اور ہر قسم کی مذہبی روکاوٹون مین آسانی پیدا کرنے کی ترکیب عمل مین لائی ہے۔ اس مہربان گورنمنٹ نے اپنے بیکس وبےبس ملازمین خصوصاً ملازمان ڈاک پر رحم فرماکر اونکو بھی مذہبی اُمورات کی انجام دہی کا موقعہ عطار فرمایا۔ لیکن ہزار افسوس اون مسلمانون پر جو اپنی مسلمانی کا دم بھرتے ہین حالانکہ جن کی حمیّت وغیرت کا مادہ بالکل سلب ہو چکا ہے اور جنھون نے دنیا کے لئے خدا اور رسُول کو بالکل چھوڑ دیا اون کے احکام کی نافرمانی کرنے کو طیار اور اسلام کو بدنام کرنے کو باقی رہے ہین۔

مسلمان ملازمین ڈاک خانہ کی یہ پہلی چھٹی کا موقعہ عید مبارک ہے۔ جو ان کو اس مہربان گورنمنٹ عالیہ سے ملا ہے جس کے لئے وہ اپنی نماز دوگانہ مین دُعا کے خواستگار ہون گے اور عید کی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے عزیزون اور دوستون سے بغلگیر ہون گے۔ اور گورنمنٹ محسنہ کا شکریہ ادا کرینگے لیکن کیا ہی افسوسناک نظارہ پوسٹ آفس بنارس کنٹونمنٹ کا ہے کہ آج عید کا دن ہے۔ اور ایک احمدی مسلمان اس نادر اور بیش بہا موقعے سے محروم کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اسے اپنی خیال اور محسنہ گورنمنٹ کا شکریّہ ادا کرنے سے بھی روکا جا کر اپنی ڈیوٹی پر بلاضرورت لگایا جاتا ہے اور آفس کے ہال مین کام کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ جس کی بےبسی اور بیکسی پر اس کے ساتھی ہندو کلارک افسوس ظاہر کرتے ہین اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہان کے پوسٹ ماسٹر صاحب اس شخص کی بدنصیبی کی وجہ سے ایک نام کے مسلمان ہین اور غلامانِ احمدؐ کی جانب سے ان مین کچھ عداوت و بغض کا مادہ بھی پایا جاتا ہے۔ دفتر مذکور مین تین مسلمان کلارک ان کی ماتحتی مین کام کرتے ہین۔ جنمین سے دو غیر احمدیون کو چھٹی دیگئی اور ان کے فرائض کے انجام دہی کے لئے ہندو کلارک مامور کردئے گئے۔ اور یہ ایک شخص جو غلامان احمدؐ سے ہے۔ اس کی چھٹی نامنظور کی گئی۔ باوجودیکہ اس کے پاس کوئی ایسا کام نہ تھا جس کا پوسٹ ماسٹر صاحب موصوف کو انتظام کرنا پڑتا۔ اور ان کو کوئی حیلہ مل سکتا۔ لہٰذا اس فعل کو اگر تعصّب کے لفظ سے نامزد کیا جاوے تو شاید بے جا وغیر مناسب نہ ہوگا کیونکہ تعصّب غیر احمدیون مین عموماً پایا جاتا ہے اور ہم مین سے بہتیرے روزمرّہ اس کا مشاہدہ کر رہے ہین۔ الغرض اگر آج یہان کوئی ہندو یا انگریز پوسٹ ماسٹر ہوتا تو ایسے موقع پر وہ ضرور انصاف سے کام لیتا یعنے اگر چھٹی دیتا تو تینون کو اور اگر محروم رکھتا۔ تو تینون کو۔ تو پھر اس صورت مین اس غریب احمدی کو کسی طرح کا ملال نہ ہوتا۔ ناظرین خود اس کا فیصلہ کرسکتے ہین کہ آیا انصاف سے کام لیا گیا یا نہین۔ عقلمندان را اشارہ کافی است۔

پس اے وہ لوگو جو آج اپنی حکومت کے جانے پر نالان ہو اس واقعہ سے سبق سیکھو۔ اپنی آنکھین کھولو اور خدائے علیم ودانا پر الزام نہ لگاؤ۔ تم سے حکومت وسلطنت وعدل والنصاف کا مادہ بالکل سلب ہوچکا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ خداوند کریم تم پر کسی عادل ومنصف قوم کو جسے وہ اس کے قابل سمجھے۔ مسلط کرلے اور اپنی زمین کی حکومت اس کو عطار کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ سات سمندر پار سے ایک قابل قوم کو لاکر ہمارا بادشاہ بنایا اور اس کی شفقت بھری گود مین ہم کو دیکر جان نثاری اور وفاداری اور عدل اور انصاف کا سبق دیا۔ والسّلام ۔ المرقوم ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ع

عبد الرزاق ۔ سکرٹری انجمن احمدیّہ

اہلکاران محکمہ ریلوی

آجکل ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگون کو ریل مین سفر کرنے کے کس قدر موقعے پیش آتے ہین اور اہلکاران محکمہ ریلوے کے ہاتھون بعض اوقات کیسی کیسی مصیبتین اور ذلتین بعض بھلے آدمیون کو بھی برداشت کرنی پڑتی ہین۔ محتاج بیان نہین۔ ہمارے ملک کے اخبارون مین بھی کبھی کبھی ان شکایتون کی صدائین گونج اٹھتی ہین۔ میرے نزدیک ریل کے سفر مین آسانیان بہم پہونچانے کے لئے یہ بھی ایک مفید تدبیر ہے کہ جہان کج خلق سخت گیر خلق آزار لوگون کی شکایتین شائع ہون۔ وہان کریم النفس خوش خلق۔ ہمدرد خلائق اہلکاران ریلوے کے کارنامون کی داد بھی دی جائے۔ اس طرح نالائقون کو تحریص اور لائقون کو ترغیب ہوگی۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۱۱ع کی صبح کو پنجاب میل مین جس وقت مراد آباد کی طرف سے آتا ہُوا مین سہارن پور پہونچا ہون تو اس گاڑی مین جس مین سوار تھا ایک ٹکٹ کلکٹر آئے ٹکٹ کلکٹر نے گاڑی مین داخل ہوتے ہی امید کے خلاف تمام مسافرون کی افسردگی اور خموشی کو مسرّت اور خوش دلی اور شگفتگی سے بدل دیا جو بات بھی اپنے اندر ایک لطیفہ رکھتی تھی۔ سب ہنستے بھی تھے اور متانت بھی برابر قائم تھی۔ مسافرون کا جی چاہتا تھا کہ بابو صاحب بہت دیر تک ہماری گاڑی مین ٹھہرین سب کے ٹکٹ معائنہ کئے۔ اتفاق سے اس گاڑی مین پانچ چھ ایسے مسافر بھی سوار تھے۔ جو کسی نہ

کسی وجہ سے گاڑی سے اُتارے جانے کے قابل تھے۔ ٹکٹ کلکٹر نے سب کو اُتار لیا یعنے اپنی ڈیوٹی کو بڑی مستعدی اور دیانت کے ساتھ انجام دیا لیکن مینے جہان تک اندازہ کیا ہے وہ گاڑی سے اُترنے والے مسافر بھی ٹکٹ کلکٹر کی شگفتہ مزاجی اور خوش خلقی سے متاثر تھے اور کسی کے چہرہ پر ملال کے آثار نمایان نہ تھے یہ ایک ایسی بات تھی۔ جو مین نے پہلی مرتبہ ریل کے سفر مین دیکھی۔ جب ٹکٹ کلکٹر ہماری گاڑی سے باہر چلے گئے۔ تو مین نے انکا نام معلوم کیا معلوم ہؤا کہ مسٹر ایس۔ ایل۔ جاشوا نام ہے۔

مسٹر موصوف کی طرز عمل نہائت قابل تعریف اور بینظیر ہے۔ کاش ایسے ہی لائق اہلکار محکمہ ریلوے مین بہم پہونچا کر جادین۔ افسران محکمہ ریلوے سے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ وہ مسٹر موصوف کی حوصلہ افزائی کرین۔

راقم یکے از قادیان

دلکشا مین مشکل کشا نماز

عید سعید کے روز ۲۵ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء

کو ۱ مین دس و گیارہ بجے دن کے جب ابر کا جھالا برس کر نکل گیا با امامت حکیم مولوی محمد رونق علی صاحب احمدی رودلوی جماعت احمدیہ لکھنؤ نے بفضل خدا و رحمت پروردگار عالم نہائت خیر و برکت کے ساتھ نماز عید الفطر ادا کی۔ نماز کے بعد مولوی صاحب موصوف نے ایک پُر اثر تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی تقریر سُن کر ایک غیر احمدی اہمی حبیب اللہ طالبعلم نے جو قرآن کریم حفظ کرتے ہین اور ۱۸ پارہ حفظ کر چکے ہین سلسلہ طیبہ احمدیہ مین داخل ہونے کی درخواست کی۔ جو بذریعہ تحریری بیعت نامہ کے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الموعود صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہما کی خدمت مین بھیجی جائیگی

خلاصہ تقریر مولوی رونق علی صاحب احمدی رودلوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ تا و اولئٰک ھم المفلحون۔

اللہ پاک نے ان آیتون مین ایسی باتین تعلیم فرمائی ہین جو ہر قسم کی نیکیون کا منبع اور تمام سعادتون کا سرچشمہ ہین۔

یہ ظاہر ہے کہ جس کے دل مین خشیت الٰہی نہین ہوتی وہ پورے جوش کے ساتھ کبھی کسی نیکی کی طرف قدم نہین بڑھاتا اور نہ بدی و گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے نبیون اور رسُولون سے وہی لوگ سرکشی کرتے ہین جو خدا سے نہین ڈرتے اور کسی مامور من اللہ کے قبول کرنے سے وہی لوگ منہ پھیر لیتے ہین جو خدا کا خوف نہین کرتے۔ آج بھی ایک ملہم من اللہ کی وہی لوگ تکذیب کر رہے ہین اور ایک مامور من اللہ کے انکار پر وہی لوگ اڑے ہوئے ہین جن کے دل خشیت الٰہی سے خالی اور ضد و نفسانیت سے بھرے ہوئے ہین۔

الغرض خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف قدم بڑھانے کی کامل تحریک اسی دل مین پیدا ہوتی ہے۔ جس مین خشیت الٰہی ہو۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مومنون کو مخاطب کر کے پہلے یہی حکم دیا۔ کہ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اس کے بعد فرمایا۔ ولا تموتن الا و انتم مسلمون۔ اس آیت مین مومنون کو یہ حکم ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت مین کامل طور پر خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے رہو۔ اور سچے مطیع بن کر دنیا سے گذر و۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ الخ

مفسّرین نے حبل اللہ کی متعدد توجیہین کی ہین ان مین سب سے عمدہ میری دانست مین جو توجیہ ہے وہ یہ ہے کہ حبل اللہ سے مراد قرآن مجید ہے اور اس آیت مین مومنون کو ہدایت کیگئی ہے کہ قرآن پاک کو مضبوط پکڑ لین اور ہر ایک راہ مین کتاب الٰہی کو اپنا دستور العمل بنائین افسوس ہے ادن لوگون پر جنھون نے قرآن پاک کو چھوڑ کر بے سند روایتون اور بے سر و پا قصّے کہانیون کو مذہبی عقائد کی بنیاد ٹھہرا لیا۔ اور شرک و بدعت کی رسمون کو اسلامی فرائض سمجھنے لگے۔

بعض لوگ قرآن پاک کو لاینحل چیستان بتاتے ہین اور یہ نہین سوچتے کہ جب کہ خود خدا تعالےٰ بار بار و لقد یسّرنا القراٰن للذکر فھل من مدکر۔ فرماکر فرقان مجید کو نہائت آسان بتاتا ہے۔ تو اب اس کو عقدۂ لاینحل اور سمجھ سے باہر بتانا خدا کے ساتھ مخالفانہ مقابلہ نہین ہے۔ تو کیا ہے؟ خدائے پاک تو قرآن کریم مین غور و فکر نہ کرنے پر زجر و توبیخ کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا۔ اور یہ لوگ نادانی اور سرکشی سے قرآن مجید کے سمجھنے اور اس مین غور و فکر کرنے کو گناہ بتاتے ہین۔

حبل اللہ۔ ایک وسیع اور نہائت جامع لفظ ہے اس کے متعلق میرے خیال مین جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ خداتعالےٰ نے ہدایت و رشد کا ایک سلسلہ نبیون اور رسُولون کے ذریعہ سے دنیا مین قائم کیا ہے۔ جس کے خاتم اور مکمل ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم النبیین احمدؐ مجتبےٰ احمدؐ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم ہین اور آپ کے فیوض اور ہدایت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ یہی حبل اللہ ہے اور اس آیت مین اسی کے ساتھ اعتصام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر اسی کے ساتھ ساتھ جمیعاً اور ولا تفرقوا سے یہ تنبیہہ کی گئی ہے کہ تمام مؤمنین وحدۃ اجتماعی کے ماتحت رہین اور اتحاد اور اخوۃ کے اعتبار سے کنفس واحدۃ کے مصداق بن جائین۔ لیکن یہ بات ایک امام کے ماتحت ہونے کے بغیر مشکل بلکہ محال ہے۔

چونکہ غافل لوگ اس حکم ربانی کو چھوڑ دیتے ہین اور سلسلہ محمدیہ کے فیوضات سے دُور پڑ کر متفرق و منتشر ہوجاتے ہین اس لئے اللہ تعالےٰ اس سلسلہ کو از سرنو قائم کرنے کے لئے اپنے کسی برگزیدہ بندہ کو ہر صدی کے سر پر مبعوث و مامور کیا کرتا ہے۔ کما قال النبی صلعم ان اللہ لیبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

اس مامور من اللہ کو حضرت خاتم النبین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کے ساتھ ایک خاص رُوحانی تعلق ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف اور مصفا آئینہ کو آفتاب کے محاذ مین رکھنے سے آفتاب کی پوری شعاعین اُس آئینہ مین منعکس ہوجاتی ہین اسی طرح سے اس مامور من اللہ مین اوس آفتاب نبوّت کی شعاعین پرتو فگن ہوتی ہین اور یہ مامور من اللہ حضرت خاتم النبیین احمد مجتبےٰ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلّم کا ظل اور مظہر اتم ہوتا ہے۔ میرے خیال مین یہ مامور من اللہ بھی ایک حبل اللہ ہے جس کے ساتھ اعتصام کرنے کا حکم اس آیت مین تمام مومنون کو دیا گیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی مذکورہ بالا پیشگوئی کے موافق اس پرفتن صدی کے سر پر بھی اللہ تعالےٰ نے ایک اپنے برگزیدہ بندہ کو مبعوث فرمایا ہے۔ جو امام وقت اور حبل اللہ اور مسیح موعود کے مبارک لقب سے ملقب ہے۔ تمام مؤمنین و مسلمین کی سعادت اسی مین ہے کہ بفحوائے آیت متلوہ کے اوس امام زمان کے ماتحت ہو کر ہر ایک راہ مین کتاب و سنت کو اپنا دستور العمل بنائیں اور واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا کے مصداق بن جادین۔

ولتکن منکم اُمّۃ یدعون الی الخیر

اس آیت میں مومنوں کو حکم ہے کہ اسلام کی اشاعت اور توسیع کی کوشش کریں اور توحید کی روشنی دنیا مین پھیلائین۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ علےٰ رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

کبیر الدین احمد۔ سکرٹری انجمن لکھنؤ

زبان

(از قلم فرّخ دہلوی)

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ یعنی نہ غیبت کرے کوئی کسی کی کیا کوئی شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اپنے بھائی مُردے کا گوشت کھائے پس جس طرح ہر شخص اپنے بھائی مُردے کے گوشت کو مکروہ جانتا ہے۔ اسی طرح لازم ہے کہ غیبت کو بھی مکروہ جانے۔ تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کے شان نزول مین ایک حکایت بھی لکھی ہے۔ اور بہت سی حدیثین اس کی تائید مین پائی جاتی ہین۔ چنانچہ ایک روز ہمارے تمہارے آقا رسول خدا روحی فداہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ رہبر واثق مخبر صادق لائق فائق کنز دقائق فخر خلائق رحمۃ للعالمین راحت العاشقین مراد المشتاقین سیّد المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے بآواز بلند خطبے مین فرمایا۔ یا معشر من اسلم بلسانہ ولم یفض الایمان بقلبہ لا تؤذوا المسلمین ولا تعیروھم ولا تتبعوا عوراتھم فانہ من تتبع عورۃ اخیہ المسلم تتبع اللہ عورتہ ومن تتبع اللہ عورتہ یفضحہ ولو فی جوف رحلہ۔ یعنی اے

وہ لوگو جو زبان سے اسلام لائے اور دل ایمان سے خالی ہے یعنی منافقین نہ اذیّت دو مسلمانون کو اور نہ ان کو عیب دار کہو اور ان کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کو تلاش نہ کرو پس تحقیق کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو کھولیگا اللہ تعالے اس کو رسوا کریگا۔ اگرچہ وہ اپنے مکان مین چھپا ہوا ہو روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ اور ایک اور موقعہ پر فرمایا۔ الغیبۃ اشد من الزناء۔ یعنے غیبت گناہ مین زنا سے بڑھ کر ہے۔ پس جس طرح زنا کو لوگ معیوب جانتے ہین اسی طرح چاہیئے کہ غیبت کو بھی بہت ہی برا سمجھین۔ لطیفہ۔ ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ نے چند لوگون کو دعوت کی۔ جب لوگ دستر خوان پر بیٹھے ایک شخص کی غیبت کرنے لگے۔ ابراہیم نے کہا زمان سابق مین لوگ پہلے روٹی کھاتے تھے بعدہٗ منہ مین گوشت رکھتے مگر تم کھانے سے پہلے لوگون کا گوشت کھاتے ہو۔ چنانچہ ایک اور حدیث ہے۔ کہ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہٖ۔ یعنے مسلمان کامل وہ شخص ہے کہ اس کے ہاتھ سے اور زبان سے کسی کو ضرر نہ پہونچے۔ دوسری حدیث مین ہے۔ حرم من المسلم دمہ وعرضہ وان یظن بہ ظن سوء۔ یعنے حرام ہے کسی مسلم کے خون کو لینا یعنی اس کو قتل کرنا بغیر حق کے اور حرام ہے ہر مسلمان کی عزت ریزی اور نہ کرنا چاہیئے غیبت اور حرام ہے بدگمانی اس کو۔ سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین لکھا ہے اور کیمیائے سعادت مین لکھا ہے کہ ایک غیبت کرنے والے کو حضرت زین العابدین نے کہا ایاک والغیبۃ فانہا ادام کلاب الناس۔ یعنے اے شخص بچ غیبت سے۔ پس تحقیق کہ غیبت ادام ہے یعنی سالن ہے ان لوگون کا جو کتے ہین۔ امام زین العابدین نے غیبت کرنیوالون کو تشبیہہ دی ہے کتّون کے ساتھ۔ اور قرآن اور حدیث مین بھی مُردار کے گوشت کھانے کے ساتھ تشبیہہ دی ہے اور مُردار کا گوشت کھانے والے کتّے ہوتے ہین اور اقسام آدمیون سے خارج۔ کیونکہ اگر آدمی ہوتے تو ان مین آدمیون کی خصلت ہوتی۔ پھر اور آیت ہے۔ ویل لکلّ ھمزۃ لمزۃ الّذی جمع مالا وعدّدہ۔ یعنے پھٹکار ہے اس شخص پر جو ہمزہ اور لمزہ ہو اور مال جمع کرے۔ اسپر اگرچہ بہت سا اختلاف ہے مفسرین کا ان مین سے سلیمان جمل نے حاشیہ جلالین مین لکھا ہے کہ ہمزہ مرد وہ شخص ہے جو لوگون کو اُنکے سامنے لعن طعن کرے اور لمزہ وہ شخص ہے جو غیبت کرے اور امام رازی نے لکھا ہے۔ ہمزہ وہ ہے جو لوگون کو ہاتھ سے تکلیف دے اور لمزہ وہ ہے جو ہاتھ سے تکلیف نہ دے۔

نزہتہ المجالس مین لکھا ہے کہ جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب نبینا علیہما السلام مین ملاقات ہوئی۔ تو حضرت یعقوب کے پاس وہ بھیڑیا جس پر حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے تہمت لگائی تھی واسطے مبارکبادی کے آیا تب حضرت یعقوب نے پوچھا کیا تجھ کو میرے یوسف کا حال معلوم تھا جوابدیا کہ معلوم تھا مگر مین نے اسواسطے نہ بیان کیا کہ غیبت اور چغلخوری مین نہ پکڑا جاؤن گویا غیبت کرنے والا بھیڑیے سے بھی بدتر ہوا۔ ایک اور حدیث منتخب النفائس مین ہے کہ من کف لسانہٗ عن اعراض الناس اقال اللہ عثرتہٗ یوم القیامۃ۔ یعنے جو شخص اپنی زبان کو روکے لوگون کی عزت ریزی اور لوگون کی غیبت کرنے سے خدا تعالےٰ اس کے گناہون کو قیامت کے روز معاف فرمائے۔ احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ حدیث مین آیا ہے۔ کہ لا یری مؤمن من اخیہ عورۃ فیسترھا علیہ الا دخل الجنۃ۔ یعنے جو شخص کسی کے عیب کو دیکھے اور اس کو آشکارا نہ کرے بلاشک وہ شخص مستحق جنت کا ہوگا ایک اور جگہ امام غزالی لکھتے ہین کہ بعض تابعین کا قول ہے اور کنا نسلف دھم لا یرون العبادۃ فی الصلوٰۃ والصوم بل فی الکف عن اعراض الناس۔ یعنے ہم نے صحابہ کا یہ حال دیکھا کہ نماز اور روزے کو اس قدر عبادت نہ سمجھتے تھے جس قدر کہ غیبت سے رکنے کو عبادت سمجھتے تھے اور اسی طرح روضہ الواعظین میں ملا مسکین ہروے تحریر کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم کے صحیفون مین یہ نصیحت لکھی ہے کہ اے نبی آدم غیبت کو ترک کردے تا بہشت تیری مشتاق ہو۔ نزہتہ المجالس اور منتخب النفائس مین لکھا ہے کہ حضرت عیسے نے ایک روز شیطان کو دیکھا کہ شہد اور راکھ لئے ہے آپ نے پوچھا تو جوابدیا کہ یہ راکھ میں یتیمون کے موہنون پر ڈالتا ہون تاکہ ان کے منہ خراب ہوجائین اور لوگ اجتناب کریں اور یہ شہد غیبت کرنے والے کے منہ مین ڈالتا ہون تاکہ خوب غیبتین کرین اور مالک نے موطا سے ذکر کیا کہ ایک روز حضرت عیسے نے ایک گذرے ہوئے سور کو کہا اے خنزیر سلامت سے چل۔ حضار نے کہا اے نبی اس سور کو آپ ایسا کلمہ فرماتے ہین۔ جوابدیا انی اخاف ان اعود لسانی لمنطق بالسوء۔ یعنے مین نہین دوست رکھتا اس امر کو کہ کسی کے حق مین بُری بات نکالون اگرچہ سور بھی ہو۔ ایک حدیث امام غزالی نے نقل کی ہے من سرہٗ السلم فلیلزم الصمت۔ یعنے جس شخص کو سلامتی ندامت اور ہلاکت سے منظور ہو پس چاہیئے کہ سکوت کرے مگر امور ضروریات کے۔ اسی طرح ایک حکایت ہے کہ حضرۃ لقمان ایک شخص کے غلام تھے۔ آقا نے حکم دیا کہ بکری ذبح کر اور جو عضو اس کا عمدہ ترین ہو۔ حاضر کر حضرت لقمان نے ذبح کرکے زبان اور دل حوالہ کیا۔ دوسرے روز پھر حکمدیا کہ آج بکر ذبح کر اور جو عضو اس کا بدترین ہو۔ حاضر کر۔ حضرت لقمان نے ذبح کرکے پھر زبان اور دل حوالہ کئے۔ آقا نے کہا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ دو نو مرتبہ یہی دو عضو حاضر کئے۔ لقمان نے کہا کہ اگر زبان اور دل سلامت رہے سلامتی پائے۔ اور اگر ان دونون میں فساد آئے آدمی ہلاک ہوجائے۔ پھر حدیث ہے من وقی شر قبقبہ وذبذبہ ولقلقہ فقد وقی الشر کلہ۔ یعنے جو شخص تین چیز کی بدی سے بچے پس تمام خرابیون سے بچا ایک قبقب یعنی پیٹ۔ دوسرے ذبذب فرج۔ تیسرے لقلق زبان۔ اور حدیث مین ہے املک علیک لسانک ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک۔ یعنے روک تو اپنی زبان کو کہ زبان سے کوئی امر شر کا نہ نکال اور گھر مین بیٹھا رہ۔ سوائے اللہ کے سب سے منقطع ہوکر اللہ کی عبادت کی طرف متوجہ ہو۔ چنانچہ تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے۔ ربیع بن خثیم نے زبان کو بند کیا اور ایک گوشہ اختیار کیا اور بیس برس تک کسی سے کلام نہ کیا یہانتک جبکہ امام حسین کی شہادت ہوئی۔ لوگون نے کہا کہ یہ خبر ربیع تک پہنچائین تو شاید بولے۔ جب خبر پہنچائی آسمان کی طرف ربیع نے منہ اُٹھایا اور فرمایا۔ اللّٰھم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اور سوائے اس کے کوئی کلام کسی سے نہ کیا اور حدیث ہے۔ من صمت نجا۔ یعنے جو شخص چُپ رہا نجات پائی یعنی جتنی الوسع زبان کو روکا۔ امام غزالی رح طاؤس کا قول لکھتے ہین۔ لسانی سبع ان ارسلتہ اکلنی۔ یعنے زبان میری مثل درندے کے ہے جس طرح درندے کو جب تک قید رکھو کسی کو اس سے اذیّت نہین پہنچتی۔ اسی طرح زبان کو جب روک رکھتا ہون البتہ بہتری ہوتی ہے ورنہ وہ زبان مجھ کو کہا جاتی ہے مجھ کو جہنم مین ڈالتی ہے اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ حضرت عمر نے ایک جوان سے فرمایا۔ یا شاب ان وقیت شر ثلاث فقد وقیت شر الشباب ان وقیت شر لقلقک وذبذبک وقبقبک۔ یعنے اے جوان اگر تو اندام نہانی اور زبان اور پیٹ کی شرارت سے بچیگا البتہ شر شباب سے بچیگا ورنہ شباب سے ضرر پہنچیگا۔ اس بہت سے مضمون کو مین نے بہت ہی مختصر بیان کیا ہے اگر انسان غائر نگاہ سے دیکھے تو یہ زبان ہی بڑی موجب ہوتی ہے گناہ کی جہان تک ممکن ہوسکے بات کرنے سے پہلے سوچ لے کہ اس کلام کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اگر اسوقت کلام نکرون تو کیا میرا کام چل سکتا ہے اگر نہین چل سکتا تو کس قدر بات سے کام چل سکتا ہے دراصل

زبان اظہار حال دل کی اک چلتی ہوئی کل ہے ؏ کلید قفل تمیز خواص شہد و حنظل ہے
معمّا اس سے ہر مطلب کا ہر اک بات کا حل ہے ؏ یہی عقدہ کشائے مقصد اعلیٰ و اسفل ہے

یہ وہ آلہ ہے جس سے گفتگو ڈھل کر نکلتی ہے
یہ وہ سانچہ ہے جس مین صورت تقریر ڈھلتی ہے

زبانکی ذات سے پیدا ہو شر یا خیر کوئی ہو ؏ غضب یا دوستی یا دشمنی یا جنگ جوئی ہو
بدی یا صلح یا ناحق پسندی یا نکوئی ہو ؏ خوشامد ہو کہ غیبت ڈینگ ہے یا یاوہ گوئی ہو

عیان ہوتا ہے راز کاوش و بغض و حسد اس سے
نہین دل مین نہان رہتے خیال نیک و بد اس سے

زبان کا مرتبہ ہر عضو سے افضل ہے اعلیٰ ہے ؏ حواس خمسہ تن مین اسی کا بول بالا ہے
دیانند کو اسی نے موت کے ضغطہ مین ڈالا ہے ؏ دعا دل سے اسی نے ہر بلا کو گھر سے ٹالا ہے

سعید الفطرتون کو راہ حق بھی یہ دکھاتی ہے
پیمبر کے دہن مین وحی حق سبکو سناتی ہے

نہیں کوئی زبان مین قدرتی یا وصف ذاتی ہے ؏ سکھائی آدمی جو کچھ اسکو وہ سیکھ جاتی ہے
اسی کے کوسنے سے آدمی پر آفت آتی ہے ؏ دعا دیکر یہی مرتے کو دم بھر مین جلاتی ہے

بزرگون کے دہن مین کام ہر دم نیک کرتی ہے
زمین و آسمان یاد خدا مین ایک کرتی ہے

زبان ایک جیب مشہور عالم مین ہے گز بھر کی ؏ دم رفتار تیزی جس کو ہاتھ آتی ہے نشتر کی
رہا کرتی ہے ہم آواز جو بانگ سگ و خر کی ؏ صدا جس سے ہوا کرتی ہے پیدا نوحہ گر کی

ہمیشہ سامعین پر بات کہہ کر گھات کرتی ہے
کلیجہ کاٹ دیتی ہے کچھ ایسا کاٹ کرتی ہے

خدا نے جسکو اچھی وصف سے مملو زبان دی ہے ؏ اُسے گویا کلید قفل گنج شایگان دی ہے
متانت سے کہ تیز اسکی لیاقت اسکی باندی ہے ؏ ہے نقد فخر پاس اسکے ہمیشہ اسکی چاندی ہے

درس کہاں سے شروع ہو

ضمیمہ درس قرآن شریف

بدر کے ساتھ کہاں سے شروع ہو- احباب سے مشورہ کا انتظار ہے +

مولوی محمد علی

صاحب ساکن بدوملہی تبلیغ کے کام میں خوب مصروف ہیں- کئی آدمیوں کو اُن کے ذریعہ سے حق کی شناخت ہوئی اور وہ داخل بیعت ہوئے اللہ تعالے انہیں جزاءِ خیر دے +

مجربات نوردین

حصہ سوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے درخواستیں بہت جلد آنی چاہیئے- کیونکہ بہت تھوڑی جلدیں چھپی ہیں- قیمت علاوہ محصولڈاک ۱۰ر ملنے کا پتہ
قادیان- ضلع گورداسپور- مفتی فضل الرحمٰن

ایک ضروری اعلان

مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری

تیماپور ملک دکن کے ایک صاحب مولوی عبداللہ آجکل ایک ابتلا میں مبتلا ہیں- اور اسبات کے مدعی ہیں کہ اصل مہدی موعود وہی ہیں اور حضرت صاحب مسیح تھے چنانچہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں کہ حدیثوں میں جو دو شخصوں کا ذکر ہے کہ مسیح کا نزول ہو گا اور مہدی موعود انہیں کے معتقدوں میں سے امام ہوگا وہ امام جو ہے یہی عاجز ہے- اس طرح گویا وہ حضرت صاحب کے تمام دعاوی پر پانی پھیرنا چاہتے ہیں کیونکہ حضرت صاحب ہمیشہ اپنی کتابوں میں زور دیتے رہے کہ میں مسیح موعود اور مہدی موعود دونوں کا جامع ہوں- بلکہ آپ نے اس بات کے ثابت کرنیکے لئے مختلف احادیث اور کشوف اولیاء سے بھی استدلال کئے ہیں اور ہمیشہ اس پر زور دیتے رہے ہیں کہ مسیح و مہدی ایک ہی شخص کے دو عہدوں کے نام ہیں- مگر مولوی عبداللہ صاحب اسبات کے مدعی ہیں کہ وہ مہدی موعود ہیں اور حضرت صاحب مسیح موعود تھے- لیکن اسپر بس نہیں مولوی عبداللہ صاحب کو حضرت صاحب سے بھی کچھ بڑے ہونیکا دعویٰ ہے آپ لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب مظہر احمد تھے فقط جمالی رنگ میں انکا ظہور تھا- یہ عاجز مظہر احمد و محمد ہوکر جامع جلال و جمال ہے- پھر اس سے اور بھی ترقی کرتے ہیں اور اپنے آپکو حضرت صاحب سے درجہ میں بڑا ہی منوانا نہیں چاہتے بلکہ اسبات پر بھی زور دیتے ہیں کہ حضرت صاحب کی تعلیم ناقص تھی چنانچہ لکھتے ہیں کہ "میں اس لئے مامور کیا گیا ہوں کہ جو کمزوری مرزا صاحب کی کمزور تعلیم کی وجہ سے قوم میں رہگئی تھی اسکو دُور کر دوں" +

مولوی صاحب کو ملہم ہونیکا دعویٰ حضرت صاحب کے زمانہ سے ہے اور اسوقت بھی یہ حضرت صاحب کو اپنے الہامات لکھتے رہتے تھے اور ایکدفعہ قادیان آئے بھی تھے لیکن حضرت صاحب نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہیں جنون تک نوبت نہ پہنچے اور چونکہ اُس وقت ابھی ابتدا ابتدا تھی- انہوں نے دوبارہ بیعت بھی کرلی- چنانچہ حضرت مسیح موعود کی ڈائری میں یہ بات شائع ہو چکی ہے- حضرت خلیفۃ المسیح کی ایک خواب سے بھی ایسا ہی کچھ ثابت ہوتا ہے +

حضرت صاحب کی وفات کے بعد پھر انکو جوش آیا اور دو دفعہ قادیان بھی آئے اور اب بڑھتے بڑھتے انکی وہ حالت ہوگئی ہے جو اوپر لکھی گئی- چونکہ آدمی جوشیلے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ مختلف جماعتوں میں چکر بھی لگائیں اور کسی سادہ لوح کیلئے ٹھوکر کا باعث ہوجائیں- اس لئے عام طور سے اطلاع دیجاتی ہے تاہر جگہ کے احمدی انکے حالات سے مطلع رہیں اور انکو اپنے حال پر چھوڑ دیں اور ان سے بے تعلق رہیں- اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ مفتری نہیں ہیں لیکن دماغی حالت کیوجہ سے بیمار و معذور ہیں- اور آجکل انکے جوش بہت ترقی پر ہیں- چنانچہ یہاں تک کہتے ہیں- کہ حضرت صاحب کی نکاح کی پیشگوئی اس لئے ملتوی ہوئی کہ انہوں نے آپ کے نکاح کی پیشگوئی کی تصدیق نہیں کی اور اسی طرح عمر والی پیشگوئی بھی ٹالدی گئی- کیونکہ آپ کو حضرت صاحب نے پہچانا نہیں- تعجب ہے کہ باوجود صحیح حدیث کے موجود ہونے کے کہ ایک وقت میں دو خلیفہ نہیں ہو سکتے اور جو بعد میں ہو- اسکی نسبت رسول اللہ فرماتے ہیں کہ اسلامی سلطنت میں وہ قتل کیا جائے- مولویصاحب کیوں خلافت کے مدعی بنکر جماعت میں فساد ڈلواتے ہیں- یہ بیشک درست ہے کہ اسوقت گورنمنٹ انگریزی کی حکومت ہے اور ہمارا فرض ہے اور ہمکو شریعت کا حکم ہے کہ ہم اسکے قوانین کے ماتحت گذارہ کریں لیکن اللہ تعالےٰ کی ناراضگی سے تو بچنا مشکل ہے- انکو تو چاہیئے تھا کہ غیر مذاہب میں تلقین کرتے غیر احمدیوں کو سمجھاتے وہ لگے اپنی جماعت میں ہی فساد ڈلوانے- حضرت مسیح موعود کی نصیحت سے ہی فایدہ اٹھاتے +

آخر میں یہ لکھدینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اس اعلان سے گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے جب جماعت بڑھتی اور ترقی کرتی ہے تو اچھے بُرے دانا و پاگل ہر قسم کے لوگ اُس میں قدرتاً پیدا ہوجاتے ہیں +

(مرزا محمود احمد)

اخبار عالم پر ایک نظر

طرابلس کا معاملہ تو ختم ہی معلوم ہوتا ہے- اٹلی نے قبضہ کرلیا- گورنر اپنا مقرر کر دیا- عرب کے سرداروں کے ساتھ عہد و پیمان کر لئے- ساحل پر جہاز گھوم رہے ہیں- ہوائی جہاز بھی پہنچ گئے- سب کچھ ہولیا- تو اب باقی طاقتوں نے صلح کے واسطے بیچ بچاؤ کیا ہے- کہ جنگ یہیں بند ہوجائے اور صلح کے متعلق خط و کتابت شروع ہوجائے- مطلب یہ کہ اٹلی نے قبضہ تو کرلیا ہے- اب ترک خاموش ہوکر بیٹھ جائیں اور بس- یہ ملک بھی سلمانوں کے قبضہ سے گیا- اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ- ترکوں میں خود اختلاف ہو رہا ہے- بعض کہتے لڑمرو- بعض کہتے ہیں لڑنے سے فائدہ نہیں صلح اچھی ہے بعض سلطان کو کوس رہے اور اُسے تخت سے اُتارنا چاہتے ہیں- معلوم نہیں- ابھی سلمانوں کی قسمت میں کیا کچھ اور دیکھنا لکھا ہے- اللہ رحم کرے- **کارڈ** اب بڑے سائز کے ہوا کرینگے- **حجاز** سے ہیضہ کی شکایت کی خبر آئی تھی- ہر طرف تار دوڑائے گئے- مگر حاجیوں کی تعداد پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے- اخبار الحق تحریک کرتا ہے کہ والی **خیر پور میرس** کو وہ خطابات ملنے چاہئیں- جو انکے والد کو حاصل تھے- بات معقول معلوم ہوتی ہے- گورنمنٹ اپنے خیر خواہوں کی قدر دان ہے گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ **یونیورسٹی** کے جلسوں میں سرکاری عہدیدار شریک ہوں + **ترکوں** کے بہت سے قیدی بمعہ ایک جرنیل اور کئی ایک افسر اٹلی میں جنگی قیدی ہیں- کئی ایک جہاز بھی پکڑے ہوئے ہیں قصبہ توبرک بھی قبضہ ہے + لاہور میں ایک شخص صرف جوتی کی چوری پر **کالے پانی** بھیجا گیا پہلے بہت دفعہ سزا پاچکا تھا- اب تھوڑے جرم نے ملک بدر کرا دیا + امریکہ میں **کانکریٹ** کی عمارتیں بننے لگی ہیں- سانچوں میں کانکریٹ کوٹا جاتا ہے- ساری عمارت اسی طرح طیار ہو جاتی ہے +

جھوک مرزا غلام احمد

یہ کتاب میاں رحمت اللہ صاحب احمدی شاہ گرسکنہ بگہ کلاں- ڈاکخانہ راجہ سانسی- ضلع امرتسر نے مطبع اننت پرکاش لاہور میں چھپوا کر شائع کی ہے- کاغذ لکھائی- چھپائی اچھی نہیں ہیں- لیکن مضمون بہت عمدہ ہے- پنجابی نظم زیادہ ہے- اُردو میں بھی دعاوی حضرت کے دلائل دیئے ہیں- قیمت فی رسالہ ۳ر اور ۲ رسالہ کی ایکروپیہ ہے- اور میاں صاحب موصوف سے ملسکتی ہے- (بدر میں نہیں ملتی) +

مذہب علی علیہ السلام

اس کتاب میں اہل تشیعہ کا غلطی پر ہونا قرآن اور حدیث سے

فہرست مبائعین

جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی

علم الدین صاحب - سلوکے - ضلع گوجرانوالہ +

حیدر میر خانصاحب ولد چنگیز خانصاحب - روبرو باغ نواب کمال یار جنگ بہادر - محلہ دلاور گنج - حیدر آباد دکن +

عبد الحمید صاحب اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور +

رحمت اللہ صاحب معہ اہلیہ و دختران - دیگیراں - مانسہرہ

سید حبیب حسن شاہصاحب - سراوہ - ضلع میرٹھ حال ملازم محکمہ پولیس محرر لوکل گزٹ میرٹھ +

اللہ دتہ صاحب معہ اہلیہ و نور دین گھالیاں - سنراہ +

جناب ناصر علیصاحب وکیل - شہر فیروزپور +

میاں شبیر محمد صاحب - تلونڈی - رعیہ - سیالکوٹ +

منشی غلام حسین کلرک - دفتر میگزین قلعہ فیروزپور +

جناب عبد العزیز صاحب خلف رسالدار میجر عبد القادر آف زیدہ طالب علم فورتھ ہائی کلاس مشن سکول پشاور +

چوہدری قادر بخش صاحب سفید پوش - سیکھانہ - پسرور +

منشی اعجاز حسین صاحب سب اوورسیر - ڈیرہ اسمٰعیل خاں -

میاں نیاز محمد صاحب پوسٹ مین ڈاکخانہ بیجیڑی ضلع گجرات

منشی محمد علیصاحب - دفتر فارسی - ہوشیارپور +

منشی سید نظیر الحق شاہصاحب سب اوورسیر ڈسٹرکٹ بورڈ ڈاکخانہ کلہری سرائے - ضلع مونگیر +

مساۃ عمری بی صاحبہ
" اللہ جوائی صاحبہ
" بھری صاحبہ
پیر محمد صاحب
} مانگٹ اونچے حافظ آباد

مساۃ حاکم بی بی صاحبہ
کریم بی بی صاحبہ
} غلام نبی امام مسجد پریم کوٹ تحصیل حافظ آباد

چوہدری امام الدین صاحب نمبردار
شادیخانصاحب - حاکم علیخانصاحب
فتح دین خانصاحب - عبد الحمید خانصاحب
محمد علی خاں صاحب - رحمت علیخانصاحب
علی احمد خانصاحب - علی محمد خانصاحب
عبد المجید خانصاحب - گامے خانصاحب
میراں بخش صاحب - غلام محی الدین خانصاحب

دلاور خانصاحب ساکن تحصیل صوابی - حال طالب علم مشن کالج پشاور

مساۃ نور بیگم صاحبہ نصیر الدین صاحب - کچھی - مانسہرہ +

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس ۱۲۵ روپیہ ماہوار - کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان آدمی غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماویں - باشندگان میرٹھ - دہلی - مظفر گڈھ - سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقا - پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۲ سال گندم رنگ - جسم اور قد درمیانہ - ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ - مطیع فرمانبردار - چست و تیز قطع برید - دوخت سے واقف ہے احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر بیس سے تیس برس تک ہو - اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو - یا کم سے کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو - یا بیس روپیہ ماہوار جائیداد کی آمدنی - یا اور کوئی ذریعہ بیس روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو - اضلاع میرٹھ - دہلی - مظفر نگر - سہارنپور - وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی +

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو - درخواست کے ساتھ ۴ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے عمر ۲۰ سال تنخواہ سترہ روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو خدا کے فضل سے نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال - خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو - محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ +

ضرورت ملازم

ہم کو ایک معلم معمولی اردو خواں کی ضرورت ہے جو ترجمہ قرآن شریف ہمارے اطفالان کو پڑھا سکے - شرط احمدی متقی ہو - احمدیوں کی امامت وعظ - فراہمی چندہ اطفالان کو دین میں تعلیم قرآن فارسی اردو بھی کر سکے - خوردنی صرف غریبانہ علاوہ تنخواہ منظور کرے کشمیری کو سب سے اول ترجیح دیجاویگی +

ملک غلام احمد دوکاندار - بندہ - ملک کشمیر کے ساتھ خط و کتابت کریں -

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا - جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے - ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو - قیمت فی شیشی ۱۴ر محصولڈاک ۴ تک ۵ر +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے - ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا پیٹ کا درد - بدہضمی متلی - اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور - مصدقہ حضرت امیر المومنین اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - مبہی - مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل ملسکتی ہے +

ہر شریف انسان جو صدق اور صلح اور خدا سے محبت رکھتا ہے اس کو ضرور پڑھے

اشتہار

انعامی دس ہزار روپیہ

میں جو مصنف کتاب براہین احمدیہ کا ہوں یہ اشتہار اپنی طرف سے بوعدۂ انعام دس ہزار روپیہ

بمقابلہ جمیع ارباب مذہب و ملت کے جو حقانیت فرقان مجید اور نبوت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے منکر ہیں اتماماً للحجۃ شائع کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے دربارۂ حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم اُسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کی ہیں اپنی الہامی کتاب میں سے ثابت کر کے دکھلاویں یا اگر تعداد میں ان کے برابر پیش نہ کر سکیں تو نصف ان سے یا ثلث اُن سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفائے شرط جیسا کہ چاہیے تھا ظہور میں آگیا۔ میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذر و حیلہ اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دونگا۔ مگر واضح رہے کہ اگر اپنی کتاب کی دلائل معقولہ پیش کرنے سے عاجز اور قاصر رہیں یا برطبق شرط اشتہار خمس تک پیش نہ کر سکیں تو اس حالت میں بصراحت تمام تحریر کرنا ہوگا کہ جو بوجہ ناکامل یا غیر معقول ہونے کتاب کے اس شق کے پورا کرنے سے مجبور اور معذور رہے اور اگر دلائل مطلوبہ پیش کریں تو اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو ہم نے خمس دلائل تک پیش کرنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس سے ہماری یہ مراد نہیں ہے۔ جو اس تمام مجموعہ دلائل کا بغیر کسی تفریق اور امتیاز کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کر دیا جائے بلکہ یہ شرط ہر ایک صنف کی دلائل سے متعلق ہے۔ اور ہر صنف کے براہین میں سے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کرنا ہوگا +

شاید کسی صاحب کا فہم اس بات کے سمجھنے سے قاصر رہے جو عبارت مذکورہ میں صنف دلائل اور براہین فرقان مجید کے کہ جن سے اس کلام پاک کی اور صدق رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ثابت ہوتا ہے دو قسم پر ہیں :-

اول وہ دلائل جو اس پاک کتاب اور آنحضرت کی صداقت پر اندرونی اور ذاتی شہادتیں ہیں۔ یعنے ایسی دلائل جو اُسی مقدس کتاب کے کمالات ذاتیہ اور خود آنحضرت کی ہی خصائل قدسیہ اور اخلاق مرضیہ اور صفات کاملہ سے حاصل ہوتی ہیں +

دوسری وہ دلائل جو بیرونی طور پر قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر شواہد قاطعہ ہیں۔ یعنے ایسی دلائل جو خارجی واقعات اور حادثات متواترہ مثبتہ سے لی گئی ہیں۔ اور پھر ہر ایک ان دو قسموں کی دلائل سے دو قسم پر ہے

دلیل بسیط اور دلیل مرکب +

دلیل بسیط وہ ہے جو اثبات حقیت قرآن شریف اور صدق رسالت آنحضرت کیلئے کسی اور امر کے الحاق اور انضمام کی محتاج نہیں

اس پر نظر ڈالی جائے یعنے نظر یکجائی سے اس ... اس حالت کا تحقق حقیت فرقان مجید اور صدق رسالت آنحضرت کو مستلزم ہو اور جب اجزا اس کے الگ الگ دیکھے جائیں تو یہ مرتبہ برہانیت کا جیسا کہ ان کو چاہیئے حاصل نہ ہو۔ اور وجہ اس تفاوت کی یہ ہے جو کل مجموعی اور کل واحد ہمیشہ متخالف فی الاحکام ہوتے ہیں جیسے ایک بوجھ کو دس آدمی اکٹھے ہو کر اٹھا سکتے ہیں۔ اور اگر وہی دس آدمی ایک ایک ہو کر اٹھانا چاہیں تو یہ امر محال ہو جاتا ہے اور ہر واحد ان دونوں قسم کی دلائل بسیط اور مرکبہ سے جب اپنی خاص خاص صورتوں اور ہیئتوں اور وضعوں کے لحاظ سے تصور کئے جائیں تو ان کا نام اس کتاب میں اصناف دلائل ہے۔ اور یہ وہی اصناف ہیں۔ کہ جن کے التزام کے لئے ہم نے صدر اشتہار ہذا میں یہ قید لگا دی ہے جو ہر صنف کے براہین میں سے شخص متصدی مقابلہ فرقان مجید کا نصف یا ثلث یا ربع یا خمس پیش کرے یعنے اس صورت میں کہ جب ان کل دلائل کے پیش کرنے سے عاجز ہو جو ایک صنف کے تحت میں داخل ہیں +

اور نیز اس جگہ یہ امر زیادہ تر قابل انکشاف ہے ۔ کہ جو صاحب کسی دلیل مرکب کا کہ جس کی تعریف ابھی ہم بیان کر چکے ہیں اپنی کتاب میں سے نمونہ دکھلانا چاہیں تو ان پر واجب ہوگا کہ اگر وہ دلیل مرکب ایسے مجموعہ اجزاء سے مرکب ہو جو ہر ایک جزو اس کا بجائے خود کسی امر پر دلیل ہو تو ان سب جزوی دلائل کا بھی کم سے کم ایک ایک نمونہ پیش کرنا ہوگا +

چونکہ سمجھنا اس شرط کا محتاج تمثیل ہے ۔ اس لئے ہم بطور تمثیل کے اس جگہ اسی قسم کی ایک دلیل دلائل مرکبہ مثبتہ حقیت فرقان سے تحریر کرتے ہیں ۔ اور وہ یہ ہے کہ :-

تعلیم اصولی فرقان مجید کی دلائل حکمیہ پر مبنی اور مشتمل ہے یعنے فرقان مجید ہر ایک اصول اعتقادی کو جو مدار نجات کا ہے محققانہ طور سے ثابت کرتا ہے ۔ اور قوی اور مضبوط فلسفی دلیلوں سے بپایۂ صداقت پہنچاتا ہے جیسے وجود صانع عالم کا ثابت کرنا ۔ توحید کو بپایۂ ثبوت پہنچانا ۔ ضرورت الہام پر دلائل قاطع کا لکھنا اور کسی احقاق حق اور ابطال باطل سے قاصر نہ رہنا ۔ پس یہ امر فرقان مجید کے منجانب اللہ ہونے پر بڑی بزرگ دلیل ہے جس سے حقیت اور افضلیت اس کی بوجہ کمال ثابت ہوتی ہے ۔ کیونکہ دنیا کے تمام عقائد فاسدہ کو ہر ایک نوع اور صنف کی غلطیوں سے بدلائل واضح پاک کرنا اور ہر ایک قسم کے شکوک اور شبہات کو جو لوگوں کے دلوں میں دخل کر گئے ہوں براہین قاطع سے مٹا دینا ۔ اور ایسا مجموعہ اصول ثلثہ محققہ مثبتہ کا اپنی کتاب میں درج کرنا کہ نہ پہلے اس سے وہ مجموعہ کسی الہامی کتاب میں درج ہو ۔ اور نہ کسی ایسے حکیم اور فیلسوف کا پتا مل سکتا ہو کہ جو کبھی کسی زمانہ میں اپنی نظر اور فکر اور عقل اور قیاس اور فہم اور ادراک کے زور سے اس مجموعہ کی حقیقی سچائی کا دریافت کرنے والا ہو چکا ہو ۔ اور نہ کبھی کسی بھلے مانس نے ایک ذرہ اس بات کا ثبوت دیا ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی ایک آدھ دن کسی مدرسہ یا مکتب میں پڑھنے بیٹھے تھے ۔ یا کسی سے کچھ علم معقول یا منقول سیکھا تھا یا کبھی کسی فلسفی اور منطقی سے ان کی صحبت اور مخالطت رہی تھی ۔ کہ جس کے اثر سے انہوں نے ہر ایک اصول حقہ پر دلائل فلسفہ قائم کرکے تمام عقائد مدار نجات کی حقیقی سچائی کو ایسا کھول دیا کہ جس کی نظیر صفحۂ روزگار میں کہیں نہیں پائی جاتی ۔ یہ ایسا کام ہے ۔ کہ بجز تائید الٰہی اور الہام ربانی کے ہرگز کسی سے انجام پذیر نہیں ہو سکتا ۔ پس ناچار عقل اسبات پر قطع واجب کرتی ہے جو قرآن شریف اس خدائے واحد لاشریک کا کلام ہے ۔ کہ جس کے علم کے ساتھ کسی انسان کا علم برابر نہیں ۔ یہ دلیل ہے جو ہم نے بطور نمونہ کے ان دلائل مرکبہ میں سے لکھی ہے کہ جن کا مجموعہ اجزاء تمام ایسی جزوں سے مرکب ہے کہ وہ سب جزیں دلائل ہی ہیں ۔ چنانچہ اس دلیل کے اجزاء سب وہ دلائل ہیں جو عقائد حقہ پر قائم کیگئی ہیں ۔ اور چونکہ یہ دلیل بھی اصناف دلائل میں سے ایک صنف ہے ۔ اسلئے جیسا کہ مخاصم پر تمام اصناف دلائل کا پیش کرنا فرض ہے ۔ اس لئے اس دلیل کا بھی پیش کرنا فرض ہے ۔ مگر اس دلیل کو دکھلانے کے لئے ان تمام دلائل کا دکھلانا بھی ضروری ہے کہ جن سے اس دلیل کی تالیف اور ترکیب ہے ۔ اور جن کی ہیئت اجتماعی سے اس کا وجود طیار ہوتا ہے ۔ جیسے دلیل اثبات وجود صانع ۔ دلیل اثبات توحید دلیل اثبات خالقیت باری تعالےٰ وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہی دلائل اس دلیل کی اجزاء ہیں ۔ اور وجود کل کا بغیر وجود اجزا کے ممکن نہیں ۔ اور نہ تحصل کسی ماہیت کا بدوں اس کی جزوں کے ہو سکتا ہے پس مخاصم پر لازم ہے جو ان تمام جزوی دلائل کو بھی پیش کرے ۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ جہاں ہم نے مثلاً کسی اصول کے اثبات پر پانچ دلیلیں لکھی ہوں مخاصم صاحب اس کے اثبات پر یا اس کے ابطال پر یعنے جیسا کہ رائے اور اعتقاد ہو صرف ایک ہی دلیل ۔ پابندی انہیں شرائط اور انہیں حدود کے جو اشتہار ہذا میں ہم ذکر کر چکے ہیں اپنی الہامی کتاب سے نکال کر دکھلاویں +

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)